Globethics Repository

Hidayat al-Ummah 'ala Minhaj al-Quran wa al-Sunnah (Charter of Guidance for the Muslim Umma Derived from the Qur’ an and Hadith (vol. 3)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-08 06:48:53
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187001

فَصْلٌ فِي فَضْلِ حِلَقِ الذِّكْرِ وَالْاِجْتِمَاعِ عَلَيْهِ

﴾حلقاتِ ذکر اور اُس کے لیے اِجتماع کی فضیلت﴿

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ص وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰكُمْ ج وَ اِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ٥ (البقرة، ٢: ١٩٨)

’’اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں اگر تم (زمانۂ حج میں تجارت کے ذریعے) اپنے رب کا فضل (بھی) تلاش کرو پھر جب تم عرفات سے واپس آ ؤ تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بیشک اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے تھے٥‘‘

٢. فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا. (البقرة، ٢: ٢٠٠)

’’پھر جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو تو (مِنٰی میں) اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا (بڑے شوق سے) ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ شدتِ شوق سے (اللہ کا) ذکر کیا کرو۔‘‘

٣. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ٥ (الأنفال، ٨: ٤٥)

’’اے ایمان والو! جب (دشمن کی) کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہا کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ٥‘‘

٤. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا٥ (الأحزاب، ٣٣: ٤١)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو٥‘‘

٥. وَ تَرَی الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ.

(الزمر، ٣٩: ٧٥)

’’اور (اے حبیب!) آپ فرشتوں کو عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے دیکھیں گے جو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے۔‘‘

٦. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللهُ لَكُمْ.

(المجادلة، ٥٨: ١١)

’’اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (اپنی) مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادہ ہو جایا کرو اللہ تمہیں کشادگی عطا فرمائے گا۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ ِللهِ ﷻ: مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَلْتَمِسُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری کوئی نہیں مگر وہ صرف مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔‘‘

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔ الفاظ احمد کے ہیں۔

٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل مجالس الذكر، ٤/٢٠٦٩، الرقم: ٢٦٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٩، الرقم: ٨٦٩٠، و ذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٤٤، الرقم: ٥٥٢٣۔

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، ٥/٥٣٢، الرقم: ٣٥١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٠، الرقم: ١٢٥٤٥، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٥٥، الرقم: ٣٤٣٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩٨، الرقم: ٥٢٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٦٨، الرقم: ١٠٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٢٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالُوْا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو (ان میں سے) خوب کھایا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جنت کی کیاریاں کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذِکرِ الٰہی کے حلقہ جات۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجالسِ ذکر کی غنیمت (یعنی نفع) کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجالسِ ذکر کی غنیمت جنت ہے (اور بس) جنت (ہی) ہے۔‘‘

اسے امام احمد نے اور طبرانی نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: يَقُوْلُ الرَّبُّ عزوجل يَوْمَ

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٧، ١٩٠، الرقم: ٦٦٥١، ٦٧٧٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٢٧٣، الرقم: ١٣٢٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦١، الرقم: ٢٣٢٤ والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٨، والمناوي في فيض القدير، ٤/٤٠٧، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٣٦٦۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٨، ٧٦، الرقم: ١١٦٧٠، ١١٧٤٠، و ابن حبان في الصحيح، ٣/٩٨، الرقم: ٨١٦، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٣١، الرقم: ١٤٠٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٥٣، الرقم: ٨١٠٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٩، الرقم: ٢٣١٨، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٧٦، الرقم: ٢٣٢٠۔

الْقِيَامَةِ: سَيُعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مِنْ أَهْلِ الْكَرَمِ؟ فَقِيْلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ.

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں مجالس ذِکر منعقد کرنے والے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللهَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذَلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ، إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کچھ لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کی خاطر اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔‘‘

اسے امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ فِيْهِ فَيَقُوْمُوْنَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ: قُوْمُوْا قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكُمْ

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٢، الرقم: ١٢٤٧٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٥٤، الرقم: ١٥٥٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٤، ٦٩٤، وأبو يعلى في المسند، ٧/١٦٧، الرقم: ٤١٤١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٧۔

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢١٢، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٤٥٤، الرقم: ٦٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٠، الرقم: ٢٣٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٦۔

ذُنُوبَكُمْ وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت سہیل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ مجلسِ ذکر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر (کرنے کے بعد اس مجلس سے) اٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں اور تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم بِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يُذَكِّرُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَمَا إِنَّكُمُ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ أَمَرَنِي اللهُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فُرُطًا﴾ [الكهف، ١٨: ٢٨] أَمَا إِنَّهُ مَا جَلَسَ عِدَّتُكُمْ إِلَّا جَلَسَ مَعَهُمْ عِدَّتُهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنْ سَبَّحُوا اللهَ تَعَالَى سَبَّحُوْهُ، وَإِنْ حَمِدُوا اللهَ حَمِدُوْهُ، وَإِنْ كَبَّرُوا اللهَ كَبَّرُوْهُ، ثُمَّ يَصْعَدُوْنَ إِلَى الرَّبِّ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّنَا، عِبَادُكَ سَبَّحُوكَ فَسَبَّحْنَا وَكَبَّرُوْكَ فَكَبَّرْنَا وَحَمِدُوْكَ فَحَمِدْنَا. فَيَقُولُ رَبُّنَا: يَا مَلَائِكَتِي، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. فَيَقُوْلُوْنَ: فِيهِمْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ الْخَطَّاءُ. فَيَقُوْلُ: هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبد اللہ بن رواحہ کے پاس سے گزرے، وہ اپنے ساتھیوں کو ذکرِ الٰہی کروا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم وہ جماعت ہو جس کے متعلق میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کے ساتھ رہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ”(اے میرے بندے!) تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کر جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلب گار رہتے ہیں (اس کی دید کے متمنی اور اس

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/ ٢٢٧، الرقم: ١٠٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٦۔

کا مکھڑا تکنے کے آرزو مند ہیں) تیری (محبت اور توجہ کی) نگاہیں ان سے نہ ہٹیں، کیا تو (ان فقیروں سے دھیان ہٹا کر) دنیوی زندگی کی آرائش چاہتا ہے، اور تو اس شخص کی اطاعت (بھی) نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہےo'' تم میں سے جتنی تعداد میں لوگ بیٹھتے ہیں، ان کے برابر فرشتے بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں تو یہ بھی اُس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں تو یہ بھی اُس کی حمد بیان کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کریں تو یہ بھی اُس کی کبریائی بیان کرتے ہیں۔ پھر رب العزت کی بارگاہ میں لوٹ جاتے ہیں حالانکہ وہ اُن کی حالت کو بخوبی جانتا ہے، لیکن وہ پھر بھی عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرے بندوں نے تیری تسبیح بیان کی تو ہم نے بھی تیری تسبیح بیان کی، اُنہوں نے تیری کبریائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری کبریائی بیان کی۔ اُنہوں نے تیری حمد بیان کی تو ہم نے بھی تیری حمد کی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اُنہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اُن میں تو فلاں فلاں گناہ گار شخص بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ ایسے لوگ ہیں کہ اُن کا ہم نشین بد بخت نہیں رہ سکتا۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَبْعَثَنَّ اللهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ، يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، قَالَ: فَجَثَى أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، حِلْهُمْ لَنَا نَعْرِفُهُمْ. قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَبِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُوْنَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابو درداء رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پُرنور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر (بیٹھے) ہوں

۸: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۲٦۲، الرقم: ۲۳٦۲: وأيضاً، ٤/۱۲، الرقم: ٤٥۸۳، وقال رواه الطبراني بإسنادٍ حَسَنٍ، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۷۷، وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، والسيوطي في الدر المنثور، ۱۰/۳٦۸۔

گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان فرمائیں تاکہ ہم انہیں جان لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے کہا ہے۔ امام منذری نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔

٩. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ لِلّٰهِ سَرَايَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَحُلُّ وَتَقِفُ عَلَى مَجَالِسِ الذِّكْرِ، فَارْتَعُوْا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ. قَالُوْا: وَأَيْنَ رِيَاضُ الْجَنَّةِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الذِّكْرِ فَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا فِي ذِكْرِ اللهِ وَاذْكُرُوْهُ بِأَنْفُسِكُمْ، مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللهِ، فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللهِ عِنْدَهُ، فَإِنَّ اللهَ يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے لشکر ہیں جو ذکر کی محفلوں میں آتے ہیں اور وہاں رک جاتے ہیں، لہٰذا تم جنت کے باغیچوں سے خوب کھاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغیچے کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذکر کی محفلیں (جنت کے باغیچے ہیں)۔ لہٰذا تم صبح و شام اللہ کا ذکر کرو اور اس کا ذکر اپنے دلوں میں بھی کرو۔ جو شخص چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے مقام کو معلوم کر لے وہ اپنے ہاں اللہ تعالیٰ کے مقام کو دیکھے۔ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے ہاں اُس مقام پر رکھتا ہے جہاں بندہ اُسے اپنے ہاں رکھتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٩: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣/ ٣٩٠، الرقم: ١٨٦٥، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٧١، الرقم: ٨٢٠۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. كانت أم الدرداء رضي الله عنها تقول: طلبت العبادة في كل شيء، فما وجدت شيئاً أشفى لصدري ولا أفضل من مجالس الذكر، فكانوا يحضرون عندها فيذكرون فتذكر معهم.

”حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ہر چیز میں عبادت تلاش کی لیکن مجالس ذکر سے زیادہ میرے سینے کو شفا دینے والی اور افضل چیز نہ پائی۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ذکر کرتے آپ بھی ذکر کرتیں۔“

٢. قال رجل للحسن البصري رَحِمَهُ الله: أشكو إليک قساوة قلبي فقال: ادن من مجالس الذكر.

”ایک شخص نے حضرت حسن بصری رَحِمَہُ اللہ سے عرض کی کہ آپ سے میں اپنے دل کی سختی کی شکایت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: مجالس ذکر کے قریب رہا کرو۔“

٣. كان أبو على الروذباري رحمه الله يقول: من علامة مقت الله للعبد أن يتقلق من مجلس الذكر إذا طال لأنه لو أحبه لكان الألف سنة في حضرته كلمح البصر.

”حضرت ابوعلی روذباری رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بندے پر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی علامت یہ ہے کہ مجلس ذکر اگر طویل ہو جائے تو وہ اکتا جائے کیونکہ اگر وہ اس سے محبت فرماتا تو اس کی بارگاہ میں ہزار برس ایک پلک جھپکنے کی طرح ہوتا۔“

٤. عن معاوية بن قرة عن أبيه قال: قال لي: يا بني، إذا كنت في قوم

١: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٩۔

٢: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٤٦۔

٣: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١٥٩۔

٤: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٢٢۔

يذكرون الله ﷻ فبدت لک حاجة فسلم عليهم حين تقوم فإنک لا تزال لهم شريکا ما داموا جلوسا.

”حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تو ایسے لوگوں میں ہو جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہوں، پھر تمہیں کوئی کام یاد آ جائے، تو جاتے وقت انہیں سلام عرض کر بے شک تو اس وقت تک ان کے ساتھ شریک رہے گا جب تک وہ بیٹھے ذکر کرتے رہیں گے۔“

٥. کان عطاء بن أبي رباح رَحِمَهُ الله يقول: من جلس مجلس ذکر کفر الله تعالی عنه بذلک المجلس عشرة مجالس من مجالس الباطل.

”حضرت عطاء بن ابی رباح رَحِمَهُ الله نے فرمایا کہ جو شخص ذکر کی مجلس میں بیٹھے اس مجلس کی برکت سے باطل کی دس مجلسوں میں بیٹھنے کا کفارہ ہو جاتا ہے۔“

٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الکبری: ٦١.

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ

﴿بلند آواز سے ذکر کرنے کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۝ (البقرة، ٢: ١٥٢)

’’سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو۝‘‘

٢. فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰكُمْ ج وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ۝ (البقرة، ٢: ١٩٨)

’’پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بے شک اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے تھے۝‘‘

٣. فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا.

(البقرة، ٢: ٢٠٠)

’’پھر جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو تو (منیٰ میں) اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا (بڑے شوق سے) ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ شدّتِ شوق سے (اللہ کا) ذکر کیا کرو۔‘‘

٤. فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ.

(النساء، ٤: ١٠٣)

’’پھر اے (مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو۔‘‘

.٥ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ○ (الأعراف، ٧: ٢٠٥)

’’اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکرِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ○‘‘

.٦ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ (الأنفال، ٨: ٤٥)

’’اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ○‘‘

.٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا○ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا○ (الأحزاب، ٣٣: ٤١، ٤٢)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو○ اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

.١ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ عہدِ نبوی میں فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد بلند آواز سے ذکر (یعنی ذکر بالجہر) کرنا رائج تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں لوگوں کے (نماز سے) فارغ ہونے کو اسی سے جان لیتا جب میں اس (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو سنتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الذكر بعد الصلوة، ١/ ٢٨٨، الرقم: ٨٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: الذكر بعد الصلاة، ١/ ٤١٠، الرقم: ٥٨٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٢٤٥، الرقم: ٣٢٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣٦٧، الرقم: ٣٤٧٨۔

٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہو جانے کو تکبیر (یعنی بلند آواز سے اللہ أکبر کا ذکر کرنے) سے جان لیا کرتا۔“

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الذكر بعد الصلوة، ١/ ٢٨٨، الرقم: ٨٠٦، والشافعي في المسند، ١/ ٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٢، الرقم: ١٩٣٣، وابن حبان في الصحيح، ٥/٦١٠، الرقم: ٢٢٣٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ١٨٤، الرقم: ٢٨٣٧۔

قال النووي في شرحه: إن ذكر اللسان مع حضور القلب أفضل من القلب وحده.☆

”امام نووی فرماتے ہیں کہ حضورِ قلب کے ساتھ زبان سے ذکر کرنا ذکر بالقلب سے افضل ہے۔“

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: ويحذركم الله نفسه، ٦/٢٦٩٤، الرقم: ٦٩٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: في حسن الظن بالله ﷻ، ٥/٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣۔

☆ النووي في شرحه على صحيح مسلم، ١٧/١٦۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ خفی) کرے تو میں بھی (اپنے شایانِ شان) خفیہ اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ. قَالَ: آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاکَ؟ قَالُوْا: وَاللهِ، مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاکَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ. وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا. قَالَ: آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاکَ؟ قَالُوْا: وَاللهِ، مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاکَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عزوجل يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گزر مسجد میں حلقہ ذکر میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا، انہوں نے دریافت فرمایا: تم (یہاں) کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے (مسجد میں) بیٹھے ہیں۔ اُنہوں نے دوبارہ دریافت فرمایا: بخدا کیا تم صرف اسی

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/ ٢٠٧٥، الرقم: ٢٧٠١، والنسائي في السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: كيف يستحلف الحاكم، ٨/ ٢٤٩، الرقم: ٥٤٢٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/ ٣٨١، الرقم: ٧٣٨٧۔

لیے بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: بخدا ہم صرف اِسی لیے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو سب سے کم روایت کرنے والا ہوں اور بے شک ایک بار حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا، آپ ﷺ نے اُن سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر جو احسان فرمایا ہے اُس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا تم صرف اِسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: بخدا ہم اِسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، بلکہ ابھی میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور اُنہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما قَالَ: رَأَى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُوْلُ: نَاوِلُوْنِي صَاحِبَكُمْ. فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے: اپنا ساتھی (یعنی ساتھی کی میت) مجھے پکڑاؤ۔ وہ ایسا آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه يُصَلِّي

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في الدفن بالليل، ٣/٢٠١، الرقم: ٣١٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٨٢، الرقم: ١٧٤٣، والحاكم في المستدرك، ١/٥٢٣، الرقم: ١٣٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣١، الرقم: ٣٧٠١۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، ٢/ ٣٧، الرقم: ١٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/٦، الرقم: ٧٣٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٨١، الرقم: ٧٢١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٤، الرقم: ١١٦٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٨٩، الرقم: ١١٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١١، الرقم: ٤٤٧٦۔

يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ. قَالَ: وَمَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ. قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَرَرْتُ بِکَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَکَ. قَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَقَالَ لِعُمَرَ: مَرَرْتُ بِکَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَکَ. قَالَ: فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ. زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيْثِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ، ارْفَعْ مِنْ صَوْتِکَ شَيْئًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِکَ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک رات باہر نکلے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آہستہ آواز میں نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں دونوں حضرات اکٹھے ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم آہستہ آواز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں اسے سنا رہا تھا جس سے سرگوشی کر رہا تھا۔ فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تو تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میں سونے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ (اس حدیث کے ایک راوی) حسن نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! تم اپنی آواز تھوڑی بلند کر لو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز تھوڑی پست کر لیا کرو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَهٰذَا لَفْظُ الْحَاكِمِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: وَهٰذَا الْإِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۰۶، الرقم: ۱۵۳۹۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۱۸۴، الرقم: ۱۰۵۷۳، والحاكم في المستدرك، ۱/۴۰۶، الرقم: ۱۰۰۹.

(نماز سے فارغ ہونے کے لیے) سلام کہتے تو بلند آواز سے تین مرتبہ سُبحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ کہتے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ حاکم کے ہیں نیز امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ شیخین (بخاری اور مسلم) کی شرط کے مطابق صحیح الاسناد ہے۔

۸. عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ فِيْهِ فَيَقُوْمُوْنَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ: قُوْمُوْا قَدْ غَفَرَ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت سہیل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ مجلسِ ذکر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے اُٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! اللہ نے تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم، قَالَ: يَقُوْلُ الرَّبُّ ﷻ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ؟ فَقِيْلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ.

’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ ﷻ فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مساجد میں مجالسِ ذِکر منعقد کرنے والے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢١٢/٦، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٥٤/١، الرقم: ٦٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٦٠/٢، الرقم: ٢٣٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧٦/١٠۔

۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦٨/٣، الرقم: ١١٦٧٠، ١١٧٤٠، وأبو يعلى في المسند، ٥٣١/٢، الرقم: ١٤٠٣، وابن حبان في الصحيح، ٩٨/٣، الرقم: ٨١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٠١/١، الرقم: ٥٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٥٣/٥، الرقم: ٨١٠٤۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى فِي السُّوْقِ وَمَوَاضِعِ الْغَفَلَاتِ

﴿بازار اور دیگر مقاماتِ غفلت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کرنے کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ. (الکهف، ١٨: ٢٤)

’’اور اپنے رب کا ذکر کیا کریں جب آپ بھول جائیں۔‘‘

٢. وَ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۝ نِالَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ كَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝ (الکهف، ١٨: ١٠٠، ١٠١)

’’اور ہم اس دن دوزخ کو کافروں کے سامنے بالکل عیاں کرکے پیش کریں گے ۝ وہ لوگ جن کی آنکھیں میرے ذکر سے حجاب (غفلت) میں تھیں اور وہ (میرا ذکر) سن بھی نہ سکتے تھے ۝‘‘

٣. وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ج وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝ (طه، ٢٠: ١٢٤۔ ١٢٦)

’’اور جس نے میرے ذکر (یعنی میری یاد اور نصیحت) سے روگردانی کی تو اس کے لیے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کردیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے ۝ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے (آج) اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) بینا تھا ۝ ارشاد ہوگا: ایسا ہی (ہوا کہ دنیا میں) تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تو (بھی) بھلا دیا جائے گا ۝‘‘

٤. رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ لا يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝ (النور، ٢٤: ٣٧)

”(اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گیo“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہو اور یہ کلمات کہے: ﴿لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ ’’اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے، وہی لائق ستائش ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ اس کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس سے دس لاکھ برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما يقول إذا دخل السوق، ٥/ ٤٩١، الرقم: ٣٤٢٨، والدارمي في السنن، ٢/ ٣٧٩، الرقم: ٢٦٩٢، والحاكم في المستدرك، ١/ ٧٢١، الرقم: ١٩٧٤، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/ ٢١٤، و نقله ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/ ٣٥١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے: ﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ﴾ ’’یا اللہ! میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔‘‘ تو ان لغو باتوں سے اس کی مغفرت ہوجائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ: كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُوْلُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيْفَةِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ الفاظ ایسے ہیں کہ جنہیں کوئی اپنی مجلس

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما يقول إذا قام من المجلس، ٥/ ٤٩٤، الرقم: ٣٤٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٩٤، الرقم: ١٠٤٢٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ١٠٥، الرقم: ١٠٢٣٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٣٤٦، الرقم: ٦٥٨٤۔

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في كفارة المجلس، ٤/ ٢٦٤، الرقم: ٤٨٥٧، وابن حبان في الصحيح، ٢/ ٣٥٣، الرقم: ٥٩٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٦٥، الرقم: ٢٣٤٠، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٥٨٨، الرقم: ٢٣٦٧۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

سے اٹھتے وقت تین دفعہ پڑھتا ہے تو وہ الفاظ اس کی طرف سے کفارہ ہو جاتے ہیں اور انہیں کوئی بھلائی کی مجلس یا مجلس ذکر میں کہتا ہے تو وہ اس کے لئے تصدیق کی مہر ہو جاتے ہیں جیسے کسی تحریر پر مہر لگائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں: ﴿سُبحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِکَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ أَستَغفِرُکَ وَأَتُوبُ إِلَیکَ﴾ ”اے اللہ! تو پاک ہے اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام ابوداود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤. عَن جُبَیرِ بنِ مُطعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَن قَالَ: سُبحَانَ اللهِ وَبِحَمدِهِ، سُبحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِکَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ أَستَغفِرُکَ وَأَتُوبُ إِلَیکَ، فَقَالَهَا فِي مَجلِسِ ذِکرٍ کَانَ کَالطَّابَعِ یُطبَعُ عَلَیهِ، وَمَن قَالَهَا فِي مَجلِسِ لَغوٍ کَانَت کَفَّارَتَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالحَاکِمُ وَقَالَ: صَحِیحٌ عَلَی شَرطِ مُسلِمٍ.

”حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے یہ دعا ﴿سُبحَانَ اللهِ وَبِحَمدِهِ سُبحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِکَ أَشهَدُ أَن لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ أَستَغفِرُکَ وَأَتُوبُ إِلَیکَ﴾ ”اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کی ہیں، اے اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیری ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔“ کسی مجلس ذکر میں پڑھی گویا اس کے ذکر پر مہر لگ گئی اور جس شخص نے اسے کسی فضول مجلس میں پڑھا اس کے لئے یہ کفارہ بن گئی۔“

اسے امام نسائی، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز حاکم نے اِسے امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے۔

٥. عَن رَافِعِ بنِ خَدِیجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِآخِرِهِ إِذَا اجتَمَعَ إِلَیهِ أَصحَابُهُ فَأَرَادَ أَن یَنهَضَ قَالَ: سُبحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِکَ أَشهَدُ أَن لَا إِلَهَ إِلَّا

٤: أخرجه النسائي في السنن الکبری، ٦/ ١١٢، الرقم: ١٠٢٥٧، والطبراني في المعجم الکبیر، ٢/ ١٣٨، الرقم: ١٥٨٦، والحاکم في المستدرک، ١/ ٧٢٠، الرقم: ١٩٧٠۔

٥: أخرجه النسائي في السنن الکبری، ٦/ ١١٣، الرقم: ١٠٢٦٠، وفي عمل الیوم واللیلة، ١/ ٣٢٠، الرقم: ٤٢٧، والحاکم في المستدرک، ١/ ٧٢١، الرقم: ١٩٧٢۔

أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ هٰذِهِ الْکَلِمَاتِ أَحْدَثْتَهُنَّ. قَالَ: أَجَلْ جَاءَنِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هُنَّ کَفَّارَاتُ الْمَجْلِسِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی کے آخری ایام میں تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے ساتھ ایک نشست کی۔ آپ ﷺ نے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھی: ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ ’’اے اللہ! تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (اور تعلیم امت کے لئے اس دعا میں یہ الفاظ ہیں کہ امتی یوں کہے:) میں نے غلطی کی ہے اور میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔‘‘ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دعا آپ نے پہلی دفعہ فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میرے پاس حضرت جبریل آئے اور انہوں نے کہا: اے محمد! یہ دعا مجلس کا کفارہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

۶. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ذَاکِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِيْنَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّيْنَ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ. وَهٰذَا لَفْظُ الطَّبَرَانِيِّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (جنگ سے) بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہنے والے کے قائم مقام ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار اور طبرانی نے ناقابلِ اعتراض سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

۶: أخرجه البزار في المسند، ٥/١٦٦، الرقم: ١٧٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٩٠، الرقم: ٢٧١۔

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي فَضْلِ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ وَالشَّهَادَةِ

﴿کلمۂ توحید و شہادت کی فضیلت﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ (البقرة، ٢: ١٦٣)

”اور تمہارا معبود خدائے واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے ○“

۲. شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (آل عمران، ٣: ١٨)

”اللہ نے اس بات پر گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی (اور ساتھ یہ بھی) کہ وہ ہر تدبیر عدل کے ساتھ فرمانے والا ہے، اس کے سوا کوئی لائقِ پرستش نہیں وہی غالب حکمت والا ہے ○“

۳. اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ط قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ج قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ○ (الأنعام، ٦: ١٩)

”کیا تم واقعی اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود (بھی) ہیں؟ آپ فرما دیں: میں (تو اس غلط بات کی) گواہی نہیں دیتا، فرما دیجئے: بس معبود تو وہی ایک ہی ہے اور میں ان (سب) چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو ○“

٤. اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ○ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ ۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ط وَيَضْرِبُ اللهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ (إبراهيم، ١٤: ٢٤، ٢٥)

”کیا آپ نے نہیں دیکھا، اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی ہے کہ پاکیزہ بات اس پاکیزہ درخت کی مانند ہے جس کی جڑ (زمین میں) مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیںo وہ (درخت) اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دے رہا ہے، اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریںo“

٥. اَللهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ط لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰیo (طه، ٢٠: ٨)

”اللہ (اسی کا اسمِ ذات) ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (گویا تم اسی کا اثبات کرو اور باقی سب جھوٹے معبودوں کی نفی کر دو) اس کے لیے (اور بھی) بہت خوبصورت نام ہیں (جو اس کی حسین و جمیل صفات کا پتہ دیتے ہیں)o“

٦. وَلَا تَدْعُ مَعَ اللهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ م لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ قف كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ.

(القصص، ٢٨: ٨٨)

”اور تم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے (خود ساختہ) معبود کو نہ پوجا کرو، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے۔“

٧. قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌo اَللهُ الصَّمَدُo لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْo وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌo (الإخلاص، ١١٢: ١-٤)

”(اے نبی مکرّم!) آپ فرما دیجئے: وہ اللہ ہے جو یکتا ہےo اللہ سب سے بے نیاز، سب کی پناہ اور سب پر فائق ہےo نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہےo اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہےo“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عُبَادَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قوله: يا أهل الكتاب لا تغلو في دينكم، ٣/ ١٢٦٧، الرقم: ٣٢٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، ١/ ٥٧، الرقم: ٢٨، وأحمد بن حنبل في ــ

شَرِيْکَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ عِيْسَى عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ وَکَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ. قَالَ الْوَلِيْدُ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ: مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيَّهَا شَاءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اِس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے بندے، اس کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں، جو حضرت مریم کی طرف القاء کیا گیا اور اُس کی روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کے عمل کچھ بھی ہوں۔ ولید، ابن جابر، عمیر، جنادہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل کرے گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، کَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَکُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَکَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِکَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَکْثَرَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو دن میں سو مرتبہ یہ کلمات کہے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى کُلِّ شَيْءٍ

المسند، ٥/ ٣١٣، الرقم: ٢٢٧٢٧، والبزار في المسند، ٧/ ١٣٠، الرقم: ٢٦٨٢۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الدعوات، باب فضل التهليل، ٥/ ٢٣٥١، الرقم: ٦٠٤٠، ٦٠٤١، ومسلم في الصحيح، کتاب: الذکر والدعاء، باب: فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٤/ ٢٠٧١، الرقم: ٢٦٩٣، والترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: ١٠٤، ٥/ ٥٥٥، الرقم: ٣٥٥٣۔

قَدِيرٌ﴾ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اُس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز شام تک یہ عمل اس کے لیے شیاطین سے بچاؤ کا سبب ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر اور کسی کا عمل نہیں ہوگا سوائے اس کے جو ایسا عمل اُس سے بڑھ کر کرے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم ۔ وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهُ عَلَى الرَّحْلِ۔ قَالَ: يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: لَبَّيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَسَعْدَيْکَ. قَالَ: يَا مُعَاذُ، قَالَ: لَبَّيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَسَعْدَيْکَ ثَلَاثًا، قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَفَـلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا. قَالَ: إِذًا يَتَّکِلُوْا وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سواری پر حضرت معاذ بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں حاضر اور خادم ہوں۔ فرمایا: اے معاذ! عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں حاضر اور خادم ہوں۔ یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔ پھر فرمایا: جو کوئی سچے دل سے گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو بتا نہ دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ فرمایا: (نہیں اس طرح) وہ صرف اسی پر تکیہ کر لیں گے۔ حضرت معاذ نے اپنی وفات کے قریب (عدمِ روایتِ حدیث کے) گناہ سے بچنے کی خاطر یہ حدیث بتائی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: العلم، باب: من خص بالعلم قوما دون قوم کراهية أن لا يفهموا، ١/ ٥٩، الرقم: ١٢٨، وابن منده في الإيمان، ١/ ٢٣٤، الرقم: ٩٣، و ذکره المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/ ٢٦٦، الرقم: ٢٣٤٤۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنْ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيْثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْکَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلَی الْحَدِيْثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میرا بھی یہی خیال تھا کہ اس چیز کے بارے میں تم سے پہلے کوئی مجھ سے سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث میں تمہارا ذوق و شوق دیکھا ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا مستحق وہ ہوگا جس نے دل و جان کی گہرائی سے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کہا ہوگا۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَوْلَهُ تَعَالَی: ﴿وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝﴾ [الليل، ۹۲: ٦] قَالَ: بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ﴿وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۝﴾ [الليل، ۹۲: ۹] قَالَ: بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿اور اس نے اچھائی کی تصدیق کی۝﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد) لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کی تصدیق کرنا ہے۔ ﴿اور اس نے اچھائی کو جھٹلایا۝﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد) لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کو جھٹلانا ہے۔“ اس حدیث کو امام اعظم ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: العلم، باب: الحرص علی الحديث، ١/ ٤٩، الرقم: ٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٧٣، الرقم: ٨٨٤٥، والنسائي في السنن الکبری، ٣/ ٤٢٦، الرقم: ٥٨٤٢، وابن سعد في الطبقات الکبری، ٢/ ٣٦٤، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٦٢، الرقم: ٩٠٥۔

٥: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/ ٩٥۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا أَظَلَمَکَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: أَفَلَکَ عُذْرٌ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: بَلَى، إِنَّ لَکَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْکَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ: احْضُرْ وَزْنَکَ. فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّکَ لَا تُظْلَمُ. قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری اُمت کے ایک شخص کو چن کر الگ کر دے گا پھر اُس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہو گا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے (وہی نظر آئے گا)، پھر فرمائے گا: کیا تجھے اس میں سے کسی کا انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! نہیں، (کوئی عذر نہیں ہے۔) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں، ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہو گا۔ پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہو گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میزان کے پاس حاضر ہو جا۔ وہ عرض کرے گا: اے اللہ! ان

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الإيمان، باب: ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، ٥/ ٢٤، الرقم: ٢٦٣٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، ٢/ ١٤٣٧، الرقم: ٤٣٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢١٣، الرقم: ٦٩٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١/ ٤٦١، الرقم: ٢٢٥، والحاكم في المستدرك، ١/ ٤٦، الرقم: ٩۔

دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: پھر ایک پلڑے میں ننانوے دفتر (گناہوں کے) رکھے جائیں گے اور ایک میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں کا پلڑا ہلکا ہوجائے گا جبکہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے حدیث حسن کہا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ مُوسَى عليه السلام: يَا رَبِّ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ وَأَدْعُوكَ بِهِ، قَالَ: يَا مُوسَى، قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: يَا رَبِّ، كُلُّ عِبَادِكَ يَقُولُ هَذَا، قَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، يَا رَبِّ، إِنَّمَا أُرِيدُ شَيْئًا تَخُصُّنِي بِهِ، قَالَ: يَا مُوسَى، لَوْ كَانَ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَعَامِرُهُنَّ غَيْرِي، وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ فِي كِفَّةٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فِي كِفَّةٍ مَالَتْ بِهِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! مجھے ایسا کلمہ سکھا جس کے ذریعے میں تجھے یاد کروں اور تجھ سے دعا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہو: ’’لا إله إلا الله (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)‘‘۔ انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب! بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں لیکن میں ایسا کلمہ چاہتا ہوں جو خاص میرے لئے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ان کے ساتھ میرے علاوہ ان کو آباد کرنے والے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں ہوں اور ’’لا إله إلا الله‘‘ دوسرے پلڑے میں ہو تو ’’لا إله إلا الله‘‘ اُن سے بھاری ہو جائے گا۔‘‘

اسے امام نسائی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز حاکم نے اِسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٢٠٨، ٢٨٠، الرقم: ١٠٦٧٠، ١٠٩٨٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ١٠٢، الرقم: ٦٢١٨، وأبو يعلى في المسند، ٢/ ٥٢٨، رقم: ١٣٩٣، والحاكم في المستدرك، ١/ ٧١٠، الرقم: ١٩٣٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/ ١٩٢، الرقم: ٤٥٣٥۔

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: جَدِّدُوْا إِيْمَانَكُمْ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ نُجَدِّدُ إِيْمَانَنَا؟ قَالَ: أَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی کیسے تجدید کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لا إله إلا الله“ زیادہ سے زیادہ کہو۔“ اسے امام احمد بن حنبل نے سندِ حسن کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

٩. عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حَاضِرٌ يُصَدِّقُهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: هَلْ فِيْكُمْ غَرِيْبٌ يَعْنِي أَهْلَ الْكِتَابِ، قُلْنَا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ وَقَالَ: ارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ وَقُوْلُوْا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. فَرَفَعْنَا أَيْدِيَنَا سَاعَةً ثُمَّ وَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ بَعَثْتَنِي بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ وَأَمَرْتَنِي بِهَا وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ، وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَبْشِرُوْا فَإِنَّ اللهَ عزوجل قَدْ غَفَرَ لَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

”حضرت یعلی بن شداد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی موجودگی اور تصدیق کے ساتھ میرے والد حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی غیر مذہب آدمی ہے؟ آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کوئی اہلِ کتاب۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اپنے ہاتھ اُٹھاؤ اور کہو: ”لا اله الا اللہ“ ہم نے پل بھر کے لئے ہاتھ اُٹھائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ نیچے کرلیے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا شکر ہے، اے اللہ! تو نے

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٥٩، الرقم: ٨٦٩٥، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٢٨٥، الرقم: ٧٦٥٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٦٨، الرقم: ٢٣٥٢۔

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٢٤، الرقم: ١٧١٦٢، والبزار في المسند، ٨/ ٤٠٨، الرقم: ٣٤٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/ ٢٨٩، الرقم: ٧١٦٣۔

مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا اور اس کا مجھے حکم دیا اور تو نے اس کے عوض مجھ سے جنت کا وعدہ فرمایا۔ بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ پھر فرمایا: لوگو! تمہیں بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

١٠. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ عَلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْشَةٌ فِي قُبُوْرِهِمْ وَلَا مَنْشَرِهِمْ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَهُمْ يَنْفُضُوْنَ التُّرَابَ عَنْ رُؤُوْسِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: لَيْسَ عَلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْشَةٌ عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا عِنْدَ الْقَبْرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ (کا ورد کرنے) والوں پر نہ قبر میں کوئی وحشت ہوگی اور نہ ہی محشر میں۔ گویا میں لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ (کا ورد کرنے) والوں کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ (قبروں سے اُٹھتے ہوئے) اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمارے غم کو ختم کر دیا۔‘‘

ایک اور حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: ’’لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ (کا ورد کرنے) والوں پر نہ موت کے وقت کوئی وحشت ہوتی ہے اور نہ ہی قبر میں۔‘‘ اسے امام طبرانی نے ذکر کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ١٨١، ١٧١، الرقم: ٩٤٧٨، ٩٤٤٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ١١١، الرقم: ١٠٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٦٩، الرقم: ٢٣٥٩۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ

﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ أَكْبَرُ پڑھنے کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ط قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَo

(البقرة، ٢: ٣٠)

’’ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور (ہمہ وقت) پاکیزگی بیان کرتے ہیں، (اللہ نے) فرمایا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتےo‘‘

٢. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَo (الحجر، ١٥: ٩٨)

’’سو آپ حمد کے ساتھ اپنے رب کی تسبیح کیا کریں اور سجود کرنے والوں میں (شامل) رہا کریںo‘‘

٣. تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ط وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰـکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ط اِنَّهٗ کَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًاo

(بني إسرائيل، ١٧: ٤٤)

’’ساتوں آسمان اور زمین اور وہ سارے موجودات جو ان میں ہیں اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں، اور (جملہ کائنات میں) کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح (کی کیفیت) کو سمجھ نہیں سکتے، بے شک وہ بڑا بردبار بڑا بخشنے والا ہےo‘‘

٤. فَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ج وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰیo

(طه، ٢٠: ١٣٠)

”پس آپ ان کی (دل آزار) باتوں پر صبر فرمایا کریں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کریں طلوعِ آفتاب سے پہلے (نمازِ فجر میں) اور اس کے غروب سے قبل (نمازِ عصر میں) اور رات کی ابتدائی ساعتوں میں (یعنی مغرب اور عشاء میں) بھی تسبیح کیا کریں اور دن کے کناروں پر بھی (نمازِ ظہر میں جب دن کا نصفِ اوّل ختم اور نصفِ ثانی شروع ہوتا ہے، (اے حبیبِ مکرّم! یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ آپ راضی ہو جائیںo“

٥. وَ تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ج وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo (الزمر، ٣٩: ٧٥)

”اور (اے حبیب!) آپ فرشتوں کو عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے دیکھیں گے جو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے، اور (سب) لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ کُل حمد اللہ ہی کے لائق ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہےo“

٦. سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُo
(الحديد، ٥٧: ١)

”اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور وہی بڑی عزت والا بڑی حکمت والا ہےo“

٧. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ط اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًاo (النصر، ١١٠: ٣)

”تو آپ (تشکراً) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح فرمائیں اور (تواضعاً) اس سے استغفار کریں، بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول فرمانے والا (اور مزید رحمت کے ساتھ رجوع فرمانے والا) ہےo“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل التسبيح، ٥/٢٣٥٢، الرقم: ٦٠٤٣، وفي كتاب: الأيمان و النذور، باب: إِذَا قَالَ: وَاللهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ، فَصَلَّى أَوْ قَرَأَ، —

الْعَظِيْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو کلمات زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، ترازو میں وزنی ہیں، رحمٰن کو بہت پیارے ہیں (اور وہ یہ ہیں:) ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہایت عظمت والا ہے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ قَالَ: كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالُوْا: صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهَدُوْا كَمَا جَاهَدْنَا وَأَنْفَقُوْا مِنْ فُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ: أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُوْنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ بِهِ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ تُسَبِّحُوْنَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو درجات اور ہمیشہ کی نعمتوں میں بازی لے گئے۔ فرمایا کہ یہ کیونکر؟ عرض کی کہ جس طرح انہوں نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی، جس طرح انہوں نے جہاد کیا تو ہم نے بھی کیا۔ لیکن انہوں نے اپنا وافر مال

.... أَوْ سَبَّحَ، أَوْ كَبَّرَ، أَو حَمِدَ، أَو هَلَّلَ، فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ، ٢٤٥٩/٦، الرقم: ٦٣٠٤، وفي كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: وَنَضَعُ المَوَازِيْنَ الْقِسْطَ، [الأنبياء، ٢١: ٤٧]، ٢٧٤٩/٦، الرقم: ٧١٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٢٠٧٢/٤، الرقم: ٢٦٩٤، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ٦٠، ٥١٢/٥، الرقم: ٣٤٦٧۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: الدعاء بعد الصلاة، ٢٣٣١/٥، الرقم: ٥٩٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ٤١٦/١، الرقم: ٥٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٣/٦، الرقم: ٩٩٧٤، وأبو يعلى في المسند، ٤٦٦/١١، الرقم: ٦٥٨٧۔

راہ خدا میں خرچ کیا جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے باعث تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گزرے اور اُن لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے۔ مگر وہ جو تمہاری طرح کرے؟ تم اپنی ہر نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللهِ، دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس دفعہ اَللهُ اَكْبَرُ کہا کرو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے کچھ اَذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا کرنے والا ناکام نہیں ہوتا (جن میں سے) تینتیس (۳۳) دفعہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) دفعہ الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) دفعہ اللہ اکبر بھی ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَأَنْ أَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ.

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد و مواضع الصلاة، باب: استحباب الذكر بهذا الصلاة و بيان صفته، ١/ ٤١٨، الرقم: ٥٩٦، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوت، باب: منه (٢٥)، ٥/٤٧٩، الرقم: ٣٤١٢، و النسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: نوع آخر من عدد التسبيح، ٣/٧٥، الرقم: ١٣٤٩۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء، باب: فضل التهليل و التسبيح والدعاء، ٤/ ٢٠٧٢، الرقم: ٢٦٩٥، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في العفو و العافية، ٥/ ٥٧٧، الرقم: ٣٥٩٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٥٣، الرقم: ٢٩٤١٢۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرمِذِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا ”سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَر“ کہنا مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔“ اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صبح ہی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اس وقت اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھی تھیں، پھر آپ دن چڑھے تشریف لائے اور وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت سے میں تم کو چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا ان کلمات کے ساتھ وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا (وہ کلمات یہ ہیں:) ﴿سُبْحَانَ اللهِ وبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ﴾ (اللہ کی حمد اور تسبیح ہے اس کی مخلوق کے عدد، اس کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر)۔“

اسے امام مسلم، ابوداود اور بخاری نے ”الأدب المفرد“ میں روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء، باب: التسبيح أول النهار وعند النوم، ٤/ ٢٠٩٠، الرقم: ٢٧٢٦، وأبو داود في السنن، كتاب: الوتر، باب: التسبيح بالحصى، ٢/ ٨١، الرقم: ١٥٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٤٨، الرقم: ٩٩٨٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ١١٣، الرقم: ٨٣٢، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ٢٢٥، الرقم: ٦٤٧۔

٦. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، لَا يَضُرُّکَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، تم ان میں سے جس کلمہ کو پہلے کہو کوئی حرج نہیں ہے۔‘‘ اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُوْلُهُ. قَالَ: قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. قَالَ: فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي، فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ.

’’حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے کچھ کلمات پڑھنے کی تعلیم دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، اَللهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. اس شخص نے کہا: یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہیں،

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: كراهية التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ونحوه، ٣/ ١٦٨٥، الرقم: ٢١٣٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٠٩، الرقم: ٢٩٨٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٢١٠، الرقم: ١٠٦٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ١١٦، الرقم: ٨٣٥۔

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعا والتوبة والاستغفار، باب: فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٤/٢٠٧٢، الرقم: ٢٦٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٨٠، الرقم: ١٥٦١، والبزار في المسند، ٣/٣٦٢، الرقم: ١١٦١، وأبو يعلى في المسند، ٢/ ١٢٥، الرقم: ٧٩٦۔

آپ نے فرمایا: یہ کہو: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨. رَوَی أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی الله عنه عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّكْسَكِيِّ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰی رضی الله عنه أَنَّ رَجُـلًا أَتَی النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِيْنِي عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. فَقَالَ: هٰذَا لِرَبِّي عزوجل فَمَا لِي: فَقَالَ: قُلْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَاغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي.

رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا لهٰذا آپ مجھے وہ (کلمات) سکھائیں جو میرے لیے اس کے قائم مقام ہو جائیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: تو کہا کر ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ ’’اللہ پاک ہے، اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور قدرت و طاقت صرف اللہ عظیم و برتر کی مشیت سے ہی ہے۔‘‘ اس نے عرض کیا: یہ (کلماتِ حمد تو) میرے رب کے لئے ہوگئے تو میرے لیے کیا ہے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو کہا کر ﴿اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَاغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي﴾ ’’اے اللہ! تو مجھ پر رحم فرما اور مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت عطا کر، مجھے رزق سے نواز اور عافیت عطا فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام اعظم ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١١٧، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الدار قطني في السنن، ١/٣١٤، الرقم: ٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٨١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٠٠، الرقم: ٢٩٧٩٧۔

٩. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَقْرِئْ أُمَّتَکَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا قِيعَانٌ، وَأَنَّ غِرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَکْبَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میں نے ابراہیم ﷺ سے ملاقات کی۔ انہوں نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میرے طرف سے سلام کہنا اور بتا دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ، اس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے پودے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَکْبَرُ ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا: ﴿سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ﴾ اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

:٩ أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: ٥٩، ٥/ ٥١٠، الرقم: ٣٤٦٢، والطبراني في المعجم الکبير، ١٠/ ١٧٣، الرقم: ١٠٣٦٣، وفي المعجم الأوسط، ٤/ ٢٧٠، الرقم: ٤١٧٠، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢/ ٢٩٢، الرقم: ٧٧٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ٢٥٦، الرقم: ٣١٨٩.

:١٠ أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: ٦٠، ٥/٥١١، الرقم: ٣٤٦٤، ٣٤٦٥، والبزار في المسند، ٦/٤٣٦، الرقم: ٢٤٦٨، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٠٩، الرقم: ٨٢٦، وأبو يعلى في المسند، ٤/١٦٥، الرقم: ٢٢٣٣، والطبراني في المعجم الصغير، ١/١٨١، الرقم: ٢٨٧.

١١. عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: مَرَّ بِي ذَاتَ يَوْمٍ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ أَوْ كَمَا قَالَتْ. فَمُرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ وَأَنَا جَالِسَةٌ. قَالَ: سَبِّحِي اللهَ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَکِ مِائَةَ رَقَبَةٍ تَعْتِقِيْنَهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ وَاحْمَدِي اللهَ مِائَةَ تَحْمِيْدَةٍ تَعْدِلُ لَکِ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ تَحْمِلِيْنَ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ وَكَبِّرِي اللهَ مِائَةَ تَكْبِيْرَةٍ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ لَکِ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ وَهَلِّلِي اللهَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ، قَالَ ابْنُ خَلَفٍ: أَحْسِبُهُ قَالَ: تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَلَا يُرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِأَحَدٍ عَمَلٌ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِ مَا أَتَيْتِ بِهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں یا اسی طرح کا کوئی لفظ کہا۔ آپ ﷺ مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک سو دفعہ سبحان اللہ کہہ، یہ تیرے لئے اولادِ اسماعیل میں سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ ایک سو دفعہ الحمد للہ کہہ، یہ تیرے لئے ایک سو کاٹھی اور لگام والے گھوڑوں کے برابر ہوگا جنہیں تو اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دے گی اور ایک سو دفعہ اللہ اکبر کہہ یہ تیرے لئے ایک سو قربانی کے اونٹ دینے کے برابر ہوگا جو پٹے والے اور اللہ کے ہاں مقبول بھی ہوں اور ایک سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہہ۔ ابن خلف کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آسمان و زمین کے خلاء کو بھر دے گا اور تجھ سے بڑھ کر کسی شخص کے عمل آسمان کی طرف نہیں اٹھیں گے، سوائے اُس کے جو تجھ جیسا عمل کرے۔‘‘

اسے امام نسائی اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ احمد کے ہیں۔

١١: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/٢١١، الرقم: ١٠٦٨٠، وفي عمل اليوم والليلة، ١/ ٤٨٦، الرقم: ٨٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٤٤، الرقم: ٢٦٩٥٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/ ٤١٤، الرقم: ١٠٠٨.

۱۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا، فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا الَّذِي تَغْرِسُ؟ قُلْتُ: غِرَاسًا لِي، قَالَ: أَلَا أَدُلُّکَ عَلَى غِرَاسٍ خَيْرٍ لَکَ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَکْبَرُ، يُغْرَسُ لَکَ بِکُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ درخت لگا رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گذرے۔ فرمایا: اے ابو ہریرہ! کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: درخت لگا رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس سے بہتر درخت نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَکْبَرُ ان میں سے ہر ایک کلمہ کے بدلے تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا تَذْکُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللهِ التَّسْبِيْحَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالتَّحْمِيْدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ کَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَکِّرُ بِصَاحِبِهَا أَمَا يُحِبُّ أَحَدُکُمْ أَنْ يَکُوْنَ لَهُ أَوْ لَا يَزَالَ لَهُ مَنْ يُذَکِّرُ بِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدائے ذوالجلال کا تسبیح، تحلیل اور تحمید کی صورت میں تم جو ذکر کرتے ہو وہ عرش کے پاس گھومتا رہتا ہیں۔ ان میں سے ہر ایک

۱۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ۲/ ۱۲۵۱، الرقم: ۳۸۰۷، والحاکم في المستدرک، ۱/ ۶۹۳، الرقم: ۱۸۸۷۔

۱۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ۲/ ۱۲۵۲، الرقم: ۳۸۰۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۵۴، الرقم: ۲۹۴۱۵، والبزار في المسند، ۸/ ۱۹۹، الرقم: ۳۲۳۶، والحاکم في المستدرک، ۱/ ۶۷۸، الرقم: ۱۸۴۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۴/ ۲۶۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۲۸۱، الرقم: ۲۴۰۶۔

سے شہد کی مکھیوں کی طرح آواز نکلتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے ذاکر کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ کیا تم میں سے ہر کوئی یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی اسے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا رہے۔''

اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه، أَنَّهُ قَالَ: قُدِمَ عَلَی رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم بِسَبْيٍ فَقَالَ عَلِيٌّ لِفَاطِمَةَ: إِئْتِي أَبَاکِ فَسَلِيْهِ خَادِمًا تَقِي بِهِ الْعَمَلَ، فَأَتَتْ أَبَاهَا حِيْنَ أَمْسَتْ، فَقَالَ لَهَا: مَالَکِ يَا بُنَيَّةُ؟ قَالَتْ: لَا شَيْءَ جِئْتُ لِأُسَلِّمَ عَلَيْکَ وَاسْتَحَيْتُ أَنْ تَسْأَلَ شَيْئًا، فَلَمَّا رَجَعَتْ قَالَ لَهَا عَلِيٌّ: مَا فَعَلْتِ؟ قَالَتْ: لَمْ أَسْأَلْهُ شَيْئًا وَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ حَتَّی إِذَا کَانَتِ اللَّيْلَةُ الْقَابِلَةُ، قَالَ لَهَا: إِئْتِي أَبَاکِ فَسَلِيْهِ خَادِمًا تَتَّقِيْنَ بِهِ الْعَمَلَ، فَأَتَتْ أَبَاهَا فَاسْتَحَيَتْ أَنْ تَسْأَلَهُ شَيْئًا حَتَّی إِذَا کَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ مَسَاءً خَرَجْنَا جَمِيْعًا حَتَّی أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ: مَا أُتِي بِکُمَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، شَقَّ عَلَيْنَا الْعَمَلُ فَأَرَدْنَا أَنْ تُعْطِيَنَا خَادِمًا نَتَّقِي بِهِ الْعَمَلَ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: هَلْ أَدُلُّکُمَا عَلَی خَيْرٍ لَکُمَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ؟ قَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَعَمْ! قَالَ: تَکْبِيْرَاتٌ وَتَسْبِيْحَاتٌ وَتَحْمِيْدَاتٌ مِائَةٌ حِيْنَ تُرِيْدَانِ أَنْ تَنَامَا فَتَبِيْتَا عَلَی أَلْفَي حَسَنَةٍ وَمِثْلُهَا حِيْنَ تُصْبِحَانِ فَتَقُوْمَانِ عَلَی أَلْفِ حَسَنَةٍ فَقَالَ عَلِيٌّ: فَمَا فَاتَتْنِي مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم إِلَّا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ، فَإِنِّي نَسِيْتُهَا حَتَّی ذَکَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول مروی ہے کہ کچھ قیدی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے، حضرت

١٤: أخرجه البزار في المسند، ٣/١٠٧، الرقم: ٨٩٢، والنسائي في السنن الکبری، ٦/٢٠٤، الرقم: ١٠٦٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٩، والطبراني في الدعاء، ١/٩١، الرقم: ٢٢٣۔

علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک قیدی مانگ لاؤ۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا شام کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میری بیٹی! کیا بات ہے؟ آپ نے عرض کیا: کوئی بات نہیں، میں صرف آپ کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئی تھی۔ لہٰذا حیاء کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا نے کوئی سوال نہ کیا، پھر جب آپ واپس گئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا بنا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز نہیں مانگی، کیونکہ مجھے آپ سے مانگتے ہوئے شرم آرہی تھی۔ یہاں تک کہ اگلی رات پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ اپنے بابا کے پاس جاؤ اور ان سے ایک خادم مانگ لو تاکہ خود کام کاج سے بچ سکو۔ آپ رضی اللہ عنہا پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں، لیکن مارے حیاء کے کچھ نہ مانگا، یہاں تک کہ جب تیسری رات تھی شام کے وقت ہم دونوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں کو کیا چیز لائی ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم پر (گھر کا) کام کاج گراں ہو گیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں ایک خادم عنایت فرما دیں جس کی وجہ سے ہم کام کاج سے بچ سکیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے لئے ایسی بہترین چیز نہ بتاؤں جو سرخ قیمتی اونٹوں سے بھی بہتر ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم سونے کا ارادہ کرو تو سو مرتبہ تکبیرات، تسبیحات اور تحمیدات (یعنی بترتیب ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ أکبر پڑھیں۔ اس طرح کل عدد ۱۰۰ بنتے ہیں) پڑھ کر سونا تو تم دو ہزار نیکیوں پر رات بسر کرو گے، اور اسی طرح جب تم صبح کرو، تو دو ہزار نیکیوں پر تم بیدار ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا مجھ سے یہ عمل نہیں چھوٹا سوائے صفین والی رات، پس میں اسے بھول گیا تھا یہاں تک کہ رات کے آخری پہر مجھے یاد آیا تو میں نے یہ عمل کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار، نسائی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابو نعیم کے ہیں۔

۱۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ،

۱۵: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۱/۶۸۱، الرقم: ۱۸۵۰، وابن الجعد في المسند، ۱/۲۵۷، الرقم: ۱۷۰۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۲۸۴، الرقم: ۲۴۱۶۔

قَالَ اللهُ: أَسْلَمَ عَبْدِي واسْتَسْلَمَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص کہتا ہے: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ ’’اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔‘‘ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرا مطیع اور فرماں بردار ہو گیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: إِذَا حَدَّثْنَاكُمْ بِحَدِيْثٍ أَتَيْنَاكُمْ بِتَصْدِيْقِ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللهُ، قَبَضَ عَلَيْهِنَّ مَلَكٌ فَضَمَّهُنَّ تَحْتَ جَنَاحِهِ وَصَعِدَ بِهِنَّ، لَا يَمُرُّ بِهِنَّ عَلَى جَمْعٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا اسْتَغْفَرُوْا لِقَائِلِهِنَّ حَتَّى يَجِيءَ بِهِنَّ وَجْهَ الرَّحْمَنِ. ثُمَّ تَلَا عَبْدُ اللهِ: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾. [فاطر، ٣٥: ١٠] رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب میں تمہارے سامنے کوئی حدیث پیش کرتا ہوں تو اس کی تصدیق اللہ کی کتاب سے لاتا ہوں۔ کوئی بندہ جب کہتا ہے: ’’سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللهُ‘‘ ایک فرشتہ ان الفاظ کو پکڑ لیتا ہے، اُنہیں اپنے پر کے نیچے دبا لیتا ہے اور اُنہیں لے کر آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے۔ اُس فرشتے کا فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزر ہوتا ہے، وہ اُن کے کہنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں حتی کہ وہ اُنہیں رحمٰن کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ پھر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿پاکیزہ کلمات اُسی کی طرف چڑھتے ہیں اور وہی نیک عمل (کے مدارج) کو بلند فرماتا ہے﴾۔‘‘

اِسے حاکم نے روایت کیا ہے اور اُنہوں نے اِسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٤٦١، الرقم: ٣٥٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/ ٢٣٣، الرقم: ٩١٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٨١، الرقم: ٢٤٠٧.

فَصْلٌ فِي فَضْلِ أَذْكَارِ الْمَسَاءِ وَالصَّبَاحِ

﴿صبح و شام کیے جانے والے اذکار کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ○ (آل عمران، ٣: ٤١)

”اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہو○“

٢. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ○ (الأعراف، ٧: ٢٠٥)

”اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکرِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ○“

٣. يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ○ (الأنبياء، ٢١: ٢٠)

”وہ رات دن (اس کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں اور معمولی سا وقفہ بھی نہیں کرتے○“

٤. فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ○ (النور، ٢٤: ٣٦)

”(اللہ کا یہ نور) ایسے گھروں (مساجد اور مراکز) میں (میسر آتا ہے) جن (کی قدر و منزلت) کے بلند کیے جانے اور جن میں اللہ کے نام کا ذکر کیے جانے کا حکم اللہ نے دیا ہے (یہ وہ گھر ہیں کہ اللہ والے) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں○“

٥. فَسُبْحٰنَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ○ (الروم، ٣٠: ١٧)

”پس تم اللہ کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو (یعنی مغرب اور عشاء کے وقت) اور جب تم صبح

کرو (یعنی فجر کے وقت)o‘‘

٦. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًاo وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًاo

(الأحزاب، ٣٣: ٤١، ٤٢)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کروo اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کروo‘‘

٧. فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِo

(غافر، ٤٠: ٥٥)

’’پس آپ صبر کیجئے، بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور اپنی اُمت کے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کیجئےo‘‘

٨. فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًاo وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًاo وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًاo

(الدهر، ٧٦: ٢٤۔٢٦)

’’سو آپ اپنے ربّ کے حکم کی خاطر صبر (جاری) رکھیں اور ان میں سے کسی کاذب و گنہگار یا کافر و ناشکر گزار کی بات پر کان نہ دھریںo اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریںo اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریںo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: أفضل الاستغفار، ٥/ ٢٣٢٣، الرقم: ٥٩٤٧، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ١٥، ٥/ ٤٦٧، الرقم: ٣٣٩٣، والنسائي في السنن، كتاب: الاستعاذة، باب: الاستغفار من شر ما صنع، ٨/ ٢٧٩، الرقم: ٥٥٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٥٦، الرقم: ٢٩٤٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٢٢۔

أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُکَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے: ”اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُکَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ‘‘ (اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور جو تجھ سے عہد و وعدہ کیا اس پر اپنی بساط بھر قائم ہوں۔ اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ جن نعمتوں سے تو نے مجھے نوازا ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا)۔ ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی اس پر یقین رکھتے ہوئے دن میں ایسا کہے اور پھر شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین رکھتے ہوئے رات کو یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ. قَالَ: أَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ: أَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّکَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

www.MinhajBooks.com

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الذکر والدعاء، باب: في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره، ٤/ ٢٠٨١، الرقم: ٢٧٠٩، والنسائي في السنن الکبرى، ٦/ ١٥٢، الرقم: ١٠٤٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ٢٩٧، الرقم: ١٠٢٠، واللالکائي في اعتقاد أهل السنة، ٢/ ٢٠٩، الرقم: ٣٣٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٥٣، الرقم: ٩٦٤۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! گزشتہ رات مجھ کو بچھو نے کاٹ لیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کہہ دیتے: ''أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ'' (میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں) تو تم کو یہ بچھو ضرر نہ دیتا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے بیان کیا ہے۔

٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا مِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا إِلَى اللهِ مَا حَفِظَا مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَيَجِدُ اللهُ فِي أَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَفِي آخِرِ الصَّحِيْفَةِ خَيْرًا إِلَّا قَالَ اللهُ تَعَالَى: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرَفَي الصَّحِيْفَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دو محافظ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کی طرف رات یا دن کے عمل پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ صحیفے کے شروع اور آخر میں نیکی (درج) ہے تو وہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے وہ گناہ معاف کر دیئے جو اس صحیفے کے دو کناروں کے درمیان ہیں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ٩، ٣/ ٣١٠، الرقم: ٩٨١، وأبو يعلى في المسند، ٥/ ١٦٢، الرقم: ٢٧٧٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ٥٤، الرقم: ٦١٧٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/ ٣٩١، الرقم: ٧٠٥٣.

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، ٥/ ٤٦٥، الرقم: ٣٣٨٨، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما يقول إذا أصبح، ٤/ ٣٢٣، الرقم: ٥٠٨٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الدعاء، باب: ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، ٢/ ١٢٧٣، الرقم: ٣٨٦٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٩٤، الرقم: ١٠١٧٨.

اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ. فَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ. قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابان بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی: ’’بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ‘‘ (اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سننے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے۔) حضرت ابان پر ایک طرف فالج کا حملہ ہوا ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں نے فرمایا: کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے اس دن نہیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر پوری کر دے۔‘‘

اسے امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵. عَنْ أَبِي سَلَّامٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوْا: هَذَا خَدَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: حَدِّثْنِي بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَمْ

۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، ٥/ ٤٦٥، الرقم: ٣٣٨٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما يقول إذا أصبح، ٤/ ٣١٨، الرقم: ٥٠٧٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الدعاء، باب: ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، ٢/ ١٢٧٣، الرقم: ٣٨٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٣٢٤، الرقم: ٢٦٥٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٣٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ١٤٥، الرقم: ١٠٤٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ٣٦٧، الرقم: ٩٢١، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٩٩، الرقم: ١٩٠٥۔

يَتَدَاوَلُهُ بَيْنَکَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا إِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو سلام سے روایت ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا تو لوگوں نے کہا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خادم ہیں۔ وہ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ مجھے ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہو اور جس میں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے درمیان کسی کا واسطہ نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کہا: ’’رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا‘‘ (میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں) تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اُسے راضی کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

٦. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَبَّحَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ کَانَ کَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَمَنْ حَمِدَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ کَانَ کَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ قَالَ: غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ، وَمَنْ هَلَّلَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ کَانَ کَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَمَنْ کَبَّرَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِکَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَکْثَرَ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات، باب: ٦٢، ٥/ ٥١٣، الرقم: ٣٤٧١، والنسائي في السنن الکبرى، ٦/ ٢٠٥، الرقم: ١٠٦٥٧، والطبراني في مسند الشاميين، ١/ ٢٩٦، الرقم: ٥١٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٥٧، الرقم: ٩٧٤۔

نے فرمایا: جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو ’’سبحان اللہ‘‘ کہے وہ سو حج کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ ’’الحمد للہ‘‘ کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کیا (یعنی انہیں سواری دی) یا فرمایا: وہ سو غزوات لڑنے والے غازی کی طرح ہے۔ جو شخص صبح و شام سو سو مرتبہ ’’لا الہ الا اللہ‘‘ کہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سو غلام آزاد کئے اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ ’’اللہ اکبر‘‘ کہا تو اس دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہ کلمات اسی طرح کہے یا اس سے زائد بار کہے۔‘‘

اسے امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ، وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ، يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا، وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت ’’أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ‘‘ اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔‘‘ اسے امام ترمذی، احمد بن حنبل اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُوْلُ: إِذَا

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن، باب: ۲۲، ۵/ ۱۵۷، الرقم: ۲۹۲۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۲۶، والدارمي في السنن، ۲/ ۵۵۰، الرقم: ۳۴۲۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/ ۲۲۹، الرقم: ۵۳۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۴۹۲، الرقم: ۲۵۰۲۔

۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا —

أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ الْمَصِيْرُ وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ النُّشُوْرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے: جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ کہے: ’’اَللّٰهُمَّ بِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ الْمَصِيْرُ‘‘ (اے اللہ! تیرے فضل و کرم سے ہم نے صبح کی اور تیرے ہی فضل و کرم سے شام کی ہے اور تیری عنایت و مہربانی سے ہی زندہ ہیں اور اسی پر اعتماد کرتے ہوئے دار دنیا سے دارِ آخرت کی طرف رختِ سفر باندھیں گے اور تیری طرف لوٹنا ہے) اور جب شام کرے تو کہے: ’’اَللّٰهُمَّ بِکَ أَمْسَيْنَا وَبِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْيَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَإِلَيْکَ النُّشُوْرُ‘‘ (اے اللہ! تیرے فضل و کرم سے ہم نے شام اور تیرے ہی فضل و کرم سے صبح کی ہے اور تیری عنایت و مہربانی سے ہی زندہ ہیں اور تیری ہی طرف رختِ سفر باندھیں گے اور تیری ہی طرف جمع کیے جائیں گے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٩. عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَکَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ثَلَاثَ مِرَارٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَأَحْمَدُ.

’’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

.... أصبح، ٤/٣١٧، الرقم: ٥٠٦٨۔

٩: أخرجه أبو داود في السنن، کتاب: الأدب، باب: ما يقال عند النوم، ٤/٣١٠، الرقم: ٥٠٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٨٨، الرقم: ٢٦٥٠٨، والنسائي في السنن الکبری، ٦/١٩٠، الرقم: ١٠٥٩٨۔

اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ فرماتے: ’’اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَکَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ‘‘ (اے اللہ! مجھے (اس روز) عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْکُرِ اللهَ فِيْهِ کَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْکُرُ اللهَ فِيهِ کَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھ گیا اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ندامت وارد ہوگی اور جو بستر میں لیٹے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے بھی ندامت ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اسْتَفْتَحَ أَوَّلَ نَهَارِهِ بِخَيْرٍ وَخَتَمَهُ بِخَيْرٍ قَالَ اللهُ ﷻ لِمَلَائِکَتِهِ: لَا تَکْتُبُوْا عَلَيْهِ مَا بَيْنَ ذٰلِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص دن کا آغاز نیکی کے ساتھ کرے اور اس کا اختتام بھی نیکی کے ساتھ کرے، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے اس کے درمیان والے گناہ نہ لکھو۔‘‘ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ:

۱۰: أخرجه أبو داود في السنن، کتاب: الادب، باب: کراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذکر الله، ۴/ ۲۶۴، الرقم: ۴۸۵۶، والنسائي في السنن الکبری، ۶/ ۱۰۷، الرقم: ۱۰۲۳۷۔

۱۱: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۵/ ۳۹۱، الرقم: ۷۰۵۲، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۹/ ۸۲، الرقم: ۶۵۔

۱۲: أخرجه النسائي في عمل الليل واليوم، ۱/ ۵۲، الرقم: ۵۵، والنّووي في الأذکار من کلام سيّد الأبرار: ۷۹۔

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ مِنْکَ فِي نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ وَسِتْرٍ، فَأَتْمِمْ نِعْمَتَکَ عَلَيَّ وَعَافِيَتَکَ وَسِتْرَکَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَی کَانَ حَقًّا عَلَی اللهِ تَعَالَی أَنْ يُتِمَّ عَلَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کہتا ہے: اے اللہ! میں نے تیری طرف سے نعمت، عافیت اور پردہ پوشی میں صبح کی، پس تو مجھ پر دنیا و آخرت میں اپنی نعمت، عافیت اور پردہ پوشی پوری فرما، ایسا صبح و شام تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا فرماتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَوَی الرَّجُلُ إِلَی فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَکٌ وَشَيْطَانٌ، فَيَقُوْلُ الْمَلَکُ: اخْتِمْ بِخَيْرٍ، وَيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ: اخْتِمْ بِشَرٍّ، فَإِنْ ذَکَرَ اللهَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَکُ يَکْلَؤُهُ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَی.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان بستر میں (سونے کے لیے) داخل ہوتا ہے تو شیطان اور فرشتہ جلدی سے اس کی طرف لپکتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے: تو خیر کے ساتھ سو، اور شیطان کہتا ہے کہ تو برائی کے ساتھ سو۔ پس اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سویا تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۱۳: أخرجه أبو يعلی في المسند، ۳/۳۶۲، الرقم: ۱۷۹۱، والحاکم في المستدرک، ۱/۷۳۳، الرقم: ۲۰۱۱۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ:

خَشْيَةُ اللهِ تَعَالَی

﴿خشیتِ الٰہی﴾

١. فَصْلٌ فِي الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ مِنَ اللهِ تَعَالَی

﴿اللہ عزّوجلّ سے خوف و اُمید کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَی

﴿اللہ عزّوجلّ کے خوف سے رونے کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالاِسْتِغْفَارِ

﴿توبہ اور استغفار کی فضیلت﴾

٤. فَصْلٌ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

﴿دنیا سے بے رغبتی کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

٥. فَصُلٌ فِي فَضُلِ التَّقُوَى

﴿تقویٰ کی فضیلت کا بیان﴾

٦. فَصُلٌ فِي فَضُلِ ذِكُرِ الْمَوُتِ وَالآخِرَةِ

﴿موت و آخرت یاد کرنے کی فضیلت﴾

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ مِنَ اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ ﷻ سے خوف و اُمید کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (الأعراف، ٧: ٥٦)

’’اور زمین میں اس کے سنور جانے (یعنی ملک کا ماحولِ حیات درست ہو جانے) کے بعد فساد انگیزی نہ کرو اور (اس کے عذاب سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت کی) امید رکھتے ہوئے اس سے دعا کرتے رہا کرو، بے شک اللہ کی رحمت احسان شعار لوگوں (یعنی نیکوکاروں) کے قریب ہوتی ہے○‘‘

٢. اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ (الأنفال، ٨: ٢)

’’ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اس کی عظمت و جلال کے تصور سے) خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ (کلامِ محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت آفریں باتیں) ان کے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے)○‘‘

٣. هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ○ (الرعد، ١٣: ١٢)

’’وہی ہے جو تمہیں (کبھی) ڈرانے اور (کبھی) امید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا ہے اور (کبھی) بھاری (گھنے) بادلوں کو اٹھاتا ہے○‘‘

٤. اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰی رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ○

(المؤمنون، ۲۳: ۵۷-۶۱)

”بے شک جو لوگ اپنے رب کی خشیّت سے مضطرب اور لرزاں رہتے ہیں ○ اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں ○ اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں ٹھہراتے ○ اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں اتنا کچھ) دیتے ہیں جتنا وہ دے سکتے ہیں اور (اس کے باوجود) ان کے دل خائف رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں (کہیں یہ نامقبول نہ ہو جائے) ○ یہی لوگ بھلائیوں (کے سمیٹنے میں) جلدی کر رہے ہیں اور وہی اس میں آگے نکل جانے والے ہیں ○“

٥. مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ○ نِ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ط ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ○ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ○ (ق، ۵۰: ۳۳-۳۵)

”جو (خدائے) رحمان سے بن دیکھے ڈرتا رہا اور (اللہ کی بارگاہ میں) رجوع و انابت والا دِل لے کر حاضر ہوا ○ اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشگی کا دن ہے ○ اس (جنت) میں ان کے لیے وہ تمام نعمتیں (موجود) ہوں گی جن کی وہ خواہش کریں گے اور ہمارے حضور میں ایک نعمت مزید بھی ہے (یا اور بھی بہت کچھ ہے، سو عاشق مست ہو جائیں گے ○“

٦. وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ○ (الرحمن، ۵۵: ٤٦)

”اور جو شخص اپنے رب کے حضور (پیشی کے لیے) کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اُس کے لیے دو جنتیں ہیں ○“

٧. وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی ○

(النزعت، ۷۹: ٤٠، ٤١)

”اور جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اُس نے (اپنے) نفس کو (بری) خواہشات و شہوات سے باز رکھا ○ تو بے شک جنت ہی (اُس کا) ٹھکانا ہوگا ○“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَکَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ کُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْکَافِرُ بِکُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِکُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس روز اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا فرمایا تو اس کے سو حصے کیے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھ کر ایک حصہ اپنی ساری مخلوق کے لیے بھیج دیا۔ پس اگر کافر بھی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن یہ جان جائے کہ اس کے پاس کتنا عذاب ہے تو جہنم سے وہ بھی بے خوف نہ رہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَکُوْنَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُکُوْعٍ وَسُجُوْدٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ: هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ لَا تَکُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الرقاق، باب: الرجاء مع الخوف، ٥/٢٣٧٤، الرقم: ٦١٠٤، ومسلم، الصحيح، کتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة اللّٰه تعالی وأنها سبقت غضبه، ٤/٢١٠٩، الرقم: ٢٧٥٥، والترمذي في الجامع الکبير، کتاب: الدعوات، باب: خلق اللّٰه مائة رحمة، ٥/٥٤٩، الرقم: ٣٥٤٢۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الکسوف، باب: الذکر في الکسوف، ١/٣٦٠، الرقم: ١٠١٠، ومسلم في الصحيح، کتاب: الکسوف، باب: ذکر النداء بصلاة الکسوف الصلاة جامعة، ٢/٦٢٨، الرقم: ٩١٢، والنسائي في السنن، کتاب الکسوف، باب: الأمر بالاستغفار في الکسوف، ٣/١٥٣، الرقم: ١٥٠٣، وفي السنن الکبری، ١/٥٨٢، الرقم: ١٨٩٠۔

لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ يُخوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُم شَيْئًا مِنْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوْا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھبرا کر اس طرح خوف سے کھڑے ہوئے کہ جیسے قیامت آ گئی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں آئے اور نماز میں سب سے پہلے طویل قیام کیا، طویل رکوع اور طویل سجدہ کیا۔ میں نے اس سے پہلے کبھی آپ کو اس طرح نماز پڑھتے نہیں دیکھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے، یہ کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے نہیں ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے ان نشانیوں کو بھیجتا ہے۔ جب تم اس قسم کی کوئی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس سے دعا اور استغفار کی پناہ میں آؤ۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِي، ثُمَّ اطْحَنُوْنِي، ثُمَّ ذَرُّوْنِي فِي الرِّيحِ، فَوَاللهِ، لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذٰلِکَ، فَأَمَرَ اللهُ الْأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيکِ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَکَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، خَشْيَتُکَ، أَوْ قَالَ: مَخَافَتُکَ يَا رَبِّ، فَغَفَرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اپنے اوپر (کثرتِ گناہ کی صورت میں) ظلم و زیادتی کرتا رہا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اچھی طرح جلا دینا، پھر (میرے جلے ہوئے جسم کو) پیس دینا،

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ، ٣/١٢٨٣، الرقم: ٣٢٩٤ ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى، وأنها سبقت غضبه، ٤/٢١١٠، الرقم: ٢٧٥٦، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ٤/١١٢، الرقم: ٢٠٧٩-٢٠٨٠، وفي السنن الكبرى، ١/٦٦٦، الرقم: ٢٢٠٦.

میری راکھ ہوا میں اُڑا دینا، اللہ کی قسم! اگر میرے ربّ نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا کہ اس جیسا عذاب کبھی کسی کو نہ دیا ہوگا۔ جب وہ فوت ہوگیا تو اس کے ساتھ اُسی طرح کیا گیا (جس طرح اُس نے وصیت کی تھی)۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا: اپنے اندر موجود اس کے (بکھرے ہوئے) ذرّات جمع کر دے۔ اس نے ذرّات جمع کر دیئے تو وہ (پورے جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) کھڑا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں اس حرکت پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: اے میرے رب! تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے (قلبی خوف وخشیت کی وجہ سے) بخش دیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ، وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا، وَأَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں اس نے ان میں سے ایک رحمت جن وانس وحیوانات وحشرات الارض میں نازل کی جس سے وہ ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں، اسی سے وحشی جانور اپنے بچوں پر رحم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں بچا رکھی ہیں، ان سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ. فَقَالَ:

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ٤/٢١٠٨، الرقم: ٢٧٥٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، ٢/١٤٣٥، الرقم: ٤٢٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٤، الرقم: ٩٦٠٧، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٥٨، ٣٢٨، الرقم: ٦٣٧٢، ٦٤٤٥۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ١١، ٣/٣١١، الرقم: ٩٨٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب: ذكر الموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٣، الرقم: ٤٢٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٦٢، الرقم: ١٠٩٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤، الرقم: ١٠٠١۔

كَيفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: وَاللهِ، يَا رَسُولَ اللهِ، أَنِّي أَرْجُو اللهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے، وہ قریب الموت تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے آپ کو کیسے پاتے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی قسم، اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کی امید بھی ہے اور گناہوں کا خوف بھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس موقع پر جب مومن کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے مطابق عطا فرماتا ہے جس کی وہ امید کرتا ہے اور جس کا ڈر ہو اس سے امان دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید رکھے گا جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥/٥٤٨، الرقم: ٣٥٤٠، والدارمي في السنن، ٢/٤١٤، الرقم: ٢٧٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٧، الرقم: ٢١٥١٠، ٢١٥٤٤، والطبراني عن ابن عباس رضي الله عنهما في المعجم الكبير، ١٢/١٩، الرقم: ١٢٣٤٦۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، دارمی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابوعیسی ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۷. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ ﷻ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ [التحريم، ٦٦: ٦] تَلَاهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى أَصْحَابِهِ فَخَرَّ فَتًى مَغْشِيًا عَلَيْهِ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى فُؤَادِهِ فَإِذَا هُوَ يَتَحَرَّكُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا فَتَى، قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَقَالَهَا فَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَ مِنْ بَيْنِنَا قَالَ أَوْ مَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ تَعَالَى: ﴿ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ﴾ [إبراهيم، ١٤: ١٤]. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ رب العزت نے اپنے نبی مکرم ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔﴾ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن صحابہ میں اس کی تلاوت فرمائی: ایک نوجوان یہ آیت سن کے بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ دھڑک رہا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نوجوان! کہو: ’’لا إله إلا الله‘‘ اس نے یہ کلمہ پڑھا تو آپ ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ ہم میں سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ

۷: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٣٨٢، الرقم: ٣٣٣٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٦٨، الرقم: ٧٣٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١٦، ١٣٤، الرقم: ٥٠٤٤، ٥١٢٢، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/١٨٤۔

تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿یہ (وعدہ) ہر اُس شخص کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور میرے وعدہ (عذاب) سے خائف ہوا﴾۔‘‘

اِس کو حاکم اور بیہقی نے روایت کیا اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتَّى يُصِيبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهِ لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ. وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور پھر خشیتِ الٰہی کی بناء پر اُس کی آنکھوں سے اس قدر اشک رواں ہوئے کہ وہ زمین تک پہنچ گئے تو اسے روزِ قیامت عذاب نہیں دیا جائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عزوجل أَنَّهُ قَالَ: وَعِزَّتِي لَا أَجْمَعُ عَلَى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَأَمْنَيْنِ إِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمَّنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِذَا أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان باتوں میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے روایت کیں، روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت کی قسم ہے! میں اپنے بندے میں دو خوف اور دو امن اکٹھے نہیں کروں گا۔ اگر اس نے دنیا میں مجھ سے خوف رکھا تو میں اسے قیامت کے دن امن دوں گا اور اگر دنیا میں وہ مجھ سے بے خوف رہا تو میں اسے قیامت کے دن خوف سے

۸: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۴/۲۸۹، الرقم: ۷۶۶۸، وابن أبي شيبة عن أبي بن كعب في المصنف، ۷/۲۲۴، الرقم: ۳۵۵۲۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۱۷۸، الرقم: ۱۶۴۱، و۶/۱۹۶، الرقم: ۶۱۷۱۔

۹: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۲/۴۰۶، الرقم: ۶۴۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۴۸۳، الرقم: ۷۷۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۱۳۱، الرقم: ۵۱۱۰، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۶۱۷، الرقم: ۲۴۹۴۔

دوچار کر دوں گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَهَاجَتِ الرِّيْحُ فَوَقَعَ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ وَرَقٍ أَخْضَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مَثَلُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ إِذَا اقْشَعَرَّ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ﷻ وَقَعَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ وَبَقِيَتْ لَهُ حَسَنَاتُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت عباس بن عبد المطلب رضی الله عنه سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کے خوف سے کسی بندے کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں تو اُس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے سوکھے درخت کے پتے۔‘‘ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے: ’’ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ اچانک تیز ہوا کا جھونکا آیا جس سے اس درخت کے خشک پتے گر گئے اور سبز پتے باقی رہ گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس درخت کی مثال کس کی طرح ہے؟ صحابہ کرام رضی الله عنهم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ سب سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی مثال اُس مومن کی مانند ہے جس کے خشیتِ الٰہی کے باعث رونگٹے کھڑے ہو گئے تو اس کے گناہ اس سے جھڑ گئے اور اُس کی نیکیاں باقی رہ گئیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه أَوْصَانِي خَلِيْلِي ﷺ أَنْ أَخْشَى اللهَ كَأَنِّي أَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ

١٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٩١، ٤٩٢، الرقم: ٨٠٣، ٨٠٤، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٦٠، الرقم: ٦٧٠٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١٧، ١٣٤، الرقم: ٥٠٤٧، ٥١٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣١٠۔

١١: أخرجه أبو نعيم في كتاب الأربعين: ٣٩، الرقم: ١٢، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٢٦۔

أَكُنْ أَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَانِي. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

”حضرت ابو ذر (غفاری) رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ میں خشیتِ الٰہی میں ایسا ہو جاؤں گویا میں اسے (یعنی اللہ تعالیٰ کو) دیکھ رہا ہوں، پس اگر میں اسے نہیں دیکھ سکتا تو (کم از کم یہ تصور تو پختہ ہونا چاہیے کہ) وہ یقیناً مجھے دیکھ رہا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَوْ خِفْتُمُ اللهَ حَقَّ خِيْفَتِهِ لَعَلِمْتُمُ الْعِلْمَ الَّذِي لَا جَهْلَ مَعَهُ وَلَوْ عَرَفْتُمُ اللهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ لَزَالَتْ بِدُعَائِكُمُ الْجِبَالُ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْهِنْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے، تو تم ایسا علم جان لو گے جس کے ساتھ جہالت نام کی کوئی شے نہیں ہے، اور اگر تم اللہ تعالیٰ کو کما حقہ پہچان لو تو تمہاری دعاؤں سے پہاڑ ہل جائیں گے۔“

اس حدیث کو امام ابونعیم اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. قال أبو بكر رضی اللہ عنہ: والله، لوددت أني كنت هذه الشجرة تؤكل وتعضد.

”حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کھایا جاتا اور کاٹا جاتا۔“

www.MinhajBooks.com

۱۲: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۸/۱۵۳، والبيهقي في الزهد الكبير، ۲/۳۵۷، الرقم: ۹۷۶، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۲/۸۰۸، الرقم: ۸۰۲، وحسام الدين الهندي في كنز العمال، ۳/۱۴۲، الرقم: ۵۸۸۱، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۳/۱۰۶۔

۱: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ۱۶۷۔

٢. قال عمر بن الخطاب ﷺ: لو نادى مناد من السماء: أيها الناس، إنكم داخلون الجنة كلكم أجمعون إلا رجلًا واحدًا، لخفت أن أكون هو، ولو نادى مناد: أيها الناس، إنكم داخلون النار إلا رجلًا واحدًا لرجوت أن أكون هو.

”حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی منادی آسمان سے یہ نداء دے کہ اے انسانو! تم سب جنت میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے، تو مجھے خوف ہے کہ وہ شخص میرے سوا کوئی نہ ہوگا۔ اور اگر منادی یوں نداء دے کہ اے انسانو! تم سب جہنم میں داخل ہو گئے سوائے ایک شخص کے تو مجھے (خدا سے) امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا۔“

٣. قال علي بن أبي طالب ﷺ: إن أخوف ما أخاف عليكم اتباع الهوى، وطول الأمل فأما اتباع الهوى فيضل عن الحق، وأما طول الأمل فينسي الآخرة.

”حضرت علی کرم اللہ وجهه نے فرمایا: مجھے تم پر جس چیز کا سب سے زیادہ ڈر ہے وہ خواہش کی پیروی اور آرزو کی طوالت ہے۔ خواہش کی پیروی حق سے پھیر دیتی ہے اور آرزوؤں کی طوالت آخرت سے بے خبر کر دیتی ہے۔“

٤. قيل لعلي ﷺ لم ترقع قميصک؟ قال: يخشع القلب ويقتدي به المؤمن.

”حضرت علی ﷺ سے کہا گیا کہ آپ اپنی قمیض کو پیوند کیوں لگاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دل میں خوف پیدا کرتا ہے اور اس کے ذریعے مومن میں اقتداء کا جذبہ پیدا ہوتا (نہ کہ غرور)۔“

٥. قالت عائشة رضی اللہ عنہا: وددت أني كنت نسيا منسيا.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کاش میں نَسیاً مَنسیاً (بھولی بسری) ہوتی۔“

٢: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥٣، وابن رجب الحنبلي في التخويف من النار، ١/١٥۔

٣: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٣۔

٤: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ١٩٣۔

٥: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٤١

٦. عن المغيرة بن حكيم قال: قالت لي فاطمة بنت عبد الملک: يا مغيرة! قد يكون من الرجال من هو أكثر صلاة وصوما من عمر بن عبد العزيز، ولكن لم أر رجلا من الناس قط كان أشد فرقا من ربه من عمر بن عبد العزيز، كان إذا دخل بيته ألقى نفسه في مسجده، فلا يزال يبكي، ويدعو حتى تغلبه عيناه، ثم يستيقظ، فيفعل مثل ذلک ليلته أجمع.

”حضرت مغیرہ بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ مجھے فاطمہ بنت عبد الملک نے کہا: اے مغیرہ! یقیناً بعض لوگ نماز، روزہ میں عمر بن عبد العزیز سے بڑھ کے ہوں گے، لیکن میں نے لوگوں میں سے کوئی بھی شخص حضرت عمر بن عبد العزیز رَحِمَهُ الله سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا۔ جب آپ گھر میں داخل ہوتے تو اپنی جائے نماز پر بیٹھ جاتے اور مسلسل روتے اور مناجات کرتے رہتے یہاں تک کہ نیند آپ پر غالب آ جاتی، پھر بیدار ہوتے اور پوری رات اسی حالت میں گزار دیتے۔“

٧. قال السري السقطي رَحِمَهُ الله: خمسة أشياء لا يسكن في القلب معها غيرها: الخوف من الله وحده، والرجاء من الله وحده، والحب لله وحده، والحياء من الله وحده، والأنس بالله وحده.

”حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: پانچ چیزیں تزکیہ قلب کا ذریعہ ہیں: ١۔ خوف الٰہی، ٢۔ اللہ سے امید وابستہ رکھنا، ٣۔ صرف اللہ سے حیاء رکھنا، ٤۔ صرف اللہ سے محبت رکھنا، ٥۔ انس باللہ۔“

٨. قال ابن دينار الجعفي رَحِمَهُ الله: اتق الله في خلواتک، وحافظ على أوقات صلواتک، وغض طرفک عن لحظاتک، تكن عند الله مقربا في حالاتک.

٦: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ٢٦٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥/٣٦٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٥٤٢، الرقم: ٩٧٧۔

٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/١٢٤۔ ١٢٥۔

٨: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/١٦٢۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

”ابن دینار جہمی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اپنی خلوتوں میں اللہ کا خوف رکھو، اپنی نمازوں کے اوقات کی حفاظت کرو، بدنظری سے اجتناب کرو، تم اپنے احوال میں اللہ تعالیٰ کے مقرب بن جاؤ گے۔“

۹. سئل أبو بکر الشبلي رَحِمَهُ الله عن الخوف فقال: أن تخاف أن يسلمک إليک.

”شیخ ابو بکر شبلی رَحِمَهُ الله سے خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تو اس چیز سے ڈرے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیرے حال پر چھوڑ دے۔“

۱۰. سئل أبو بکر الشبلي عن الرجاء فقال: ترجو ألا يقطع بک دونه.

”شیخ ابوبکر شبلی رَحِمَهُ الله سے رجاء کے بابت سوال کیا گیا؟ تو آپ نے فرمایا: کہ تو اس چیز سے ڈرے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تجھے تیرے حال پر چھوڑ دے۔“

۱۱. قال ذو النون المصري رَحِمَهُ الله: الناس على الطريق ما لم يزل عنهم الخوف، فإذا زال عنهم الخوف ضلوا عن الطريق.

”حضرت ذو النون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جب تک لوگوں کے (دلوں سے) خوف زائل نہیں ہوتا وہ درست راستہ پر رہتے ہیں جونہی خوف زائل ہوا بھٹک گئے۔“

۱۲. قال ذو النون رَحِمَهُ الله: الخَوْف رقيبُ العملِ، والرجاءُ شَفِيع المِحَنِ.

”حضرت ذوالنون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: خوف عمل کا نگہبان ہے اور امید آزمائشوں میں سہارا ہے۔“

۱۳. مرض سفيان الثوري فعرض دليله على الطبيب، فقال: هذا رجل قطع

۹: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۰/۳۵۸۔

۱۰: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۰/۳۵۸-۳۵۹۔

۱۱: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۲۷۔

۱۲: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ۲۴۔

۱۳: أخرجه القشيري في الرسالة: ۱۳۱۔

الخوف كبده، ثم جاء وجس عرقه، ثم قال: ما علمت أن في الحنيفية مثله.

”حضرت سفیان ثوری رَحِمَهُ الله بیمار پڑے تو ان کا قارورہ (پیشاب) طبیب کو دکھایا گیا۔ طبیب نے کہا کہ خوف نے اس شخص کے جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ اس کے بعد اس نے آ کر آپ کی نبض دیکھی تو کہا: مجھے معلوم نہیں تھا کہ ایسے آدمی مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔“

١٤. قال حاتم الأصم رَحِمَهُ الله: لكل شيء زينة، وزينة العبادة الخوف، وعلامة الخوف قصر الأمل.

”حضرت حاتم اصم رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ہر چیز کی زینت ہوتی ہے اور خوف عبادت کی زینت ہے، خوف کی علامت امید کو کم کرنا ہے۔“

١٥. قال أبو عثمان المغربي رَحِمَهُ الله: من حمل نفسه على الرجاء تعطّل، ومن حمل نفسه على الخوف قنط ولكن من هذه مرة، ومن هذه مرة.

”ابو عثمان مغربی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس نے اپنے نفس کو (صرف) امید پر رکھا۔ اس نے عمل چھوڑ دیا اور جس نے (صرف) خوف پر رکھا وہ مایوس ہو گیا۔ انسان کو کچھ رجاء اور کچھ خوف کے ساتھ ہونا چاہئے۔“

١٦. قال السّري رَحِمَهُ الله: مَن خافَ اللهَ خَافَهُ كلُّ شيءٍ.

”حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے۔“

١٧. قال أبو حفص رَحِمَهُ الله: الخوف سوط الله يقوّم به الشاردين عن بابه.

”حضرت ابو حفص رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف ایسا کوڑا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے در سے بد کے ہوؤں کو سیدھا کرتا ہے۔“

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٢٧۔

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٣٣۔

١٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٥٣۔

١٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٢٥۔

١٨. قال بشر الحافي رَحِمَهُ الله: الخوف ملک لا يسکن إلا في قلب متّقي.

”حضرت بشر حافی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: خوف ایک فرشتہ ہے جو صرف متقی کے دل میں رہتا ہے۔“

١٩. قال إبراهيم بن شيبان رَحِمَهُ الله: إذا سکن الخوف في القلب أحرق مواضع الشهوات منه، وطرد رغبة الدنيا عنه.

”حضرت ابراہیم بن شیبان رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جب خوف دل میں جاگزیں ہو جاتا ہے تو دل کی خواہشات کی جگہ کو جلا دیتا ہے اور دل سے دنیا کی رغبت کو نکال دیتا ہے۔“

٢٠. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ الله: قيل: خرج عيسى عليه السلام ومعه (إنسان صالح من صالحي بني إسرائيل، فتبعهما رجل خاطيء مشهور بالفسق فيهم، فقعد منتبذًا عنهما منكسرًا فدعا الله سبحانه، وقال: اللّهم اغفرلي، ودعا هذا الصالح، وقال: اللّهم لا تجمع غدًا بيني وبين ذلک العاصي، فأوحی الله تعالی إلی عيسی عليه السلام: إني قد استجبت دعاءهما، ورددت ذلک الصالح، وغفرت لذلک المجرم.

”امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ عليه السلام نکلے۔ ان کے ساتھ بنی اسرائیل کا ایک نیک آدمی بھی تھا۔ ایک شخص جو مشہور بدکار تھا، ان کے پیچھے ہو لیا اور ان سے الگ ہوکر نہایت عاجزی سے بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت کی دعا مانگی۔ اس نیک آدمی نے بھی دعا مانگی اور کہا: خدایا! قیامت کے دن ان گنہگاروں کے ساتھ میرا حشر نہ ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ عليه السلام کو وحی کی کہ میں نے ان دونوں کی دعا قبول کر لی۔ نیک کو تو میں نے ردّ کر دیا اور مجرم کو معاف کر دیا۔“

٢١. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: قيل: ليس الخائف الذي يبکي

١٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٢٧۔

١٩: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٢٨۔

٢٠: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٣٠۔

٢١: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٢٦۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

ويمسح عينيه، إنما الخائف من يترك ما يخاف أن يُعذَّب عليه.

’’امام قشیری رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ خائف اسے نہیں کہتے جو رو رہا ہو اور اپنی آنکھیں پونچھتا اور صاف کرتا ہو بلکہ خائف تو اسے کہیں گے جو ہر اس چیز کو کہ جس پر اسے عذاب کا ڈر ہے، ترک کر دے۔‘‘

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ ﷻ کے خوف سے رونے کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ط وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ط وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ (البقرة، ۲: ۷٤)

”پھر اس کے بعد (بھی) تمہارے دل سخت ہو گئے چنانچہ وہ (سختی میں) پتھروں جیسے (ہو گئے) ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت (ہو چکے ہیں، اس لیے کہ) بے شک پتھروں میں (تو) بعض ایسے بھی ہیں جن سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں، اور یقیناً ان میں سے بعض وہ (پتھر) بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی ابل پڑتا ہے، اور بے شک ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں، (افسوس! تمہارے دلوں میں اس قدر نرمی، خستگی اور شکستگی بھی نہیں رہی) اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ○“

۲. وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ج يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ (المائدة، ۵: ۸۳)

”اور (یہی وجہ ہے کہ ان میں سے بعض سچے عیسائی) جب اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو رسول (ﷺ) کی طرف اتارا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھوں کو اشک ریز دیکھتے ہیں۔ (یہ آنسوؤں کا چھلکنا) اس حق کے باعث (ہے) جس کی انہیں معرفت (نصیب) ہوگئی ہے۔ (ساتھ یہ) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم (تیرے بھیجے ہوئے حق پر) ایمان لے آئے ہیں سو تو ہمیں (بھی حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے ○“

۳. فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ج جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

(التوبة، ٩: ٨٢)

”پس انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں (کیوں کہ آخرت میں انہیں زیادہ رونا ہے) یہ اس کا بدلہ ہے جو وہ کماتے تھے o“

٤. قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْاط اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًاo وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًاo وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًاo (بنی إسرائيل، ١٧: ١٠٧۔ ١٠٩)

”فرما دیجئے: تم اس پر ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ، بے شک جن لوگوں کو اس سے قبل علمِ (کتاب) عطا کیا گیا تھا جب یہ (قرآن) انہیں پڑھ کر سنایا جاتا ہے وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیںo اور کہتے ہیں: ہمارا رب پاک ہے، بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہنا تھاo اور ٹھوڑیوں کے بل گریہ و زاری کرتے ہوئے گر جاتے ہیں، اور یہ (قرآن) ان کے خشوع و خضوع میں مزید اضافہ کرتا چلا جاتا ہےo“

٥. اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَo وَتَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَo

(النجم، ٥٣: ٥٩۔ ٦٠)

”پس کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہوo اور تم ہنستے ہو اور روتے نہیں ہوo“

٦. اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّاo (السجدة، ١٩: ٥٨)

”جب ان پر (خدائے) رحمٰن کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے وہ سجدہ کرتے ہوئے اور (زار و قطار) روتے ہوئے گر پڑتے ہیںo“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللهِ ﷻ فِي

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: دعاء النبي ﷺ لأمته وبكائه شفقة عليهم، ١/١٩١، الرقم: ٢٠٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٧٣، الرقم: ١١٢٦٩، ــ

إِبْرَاهِيمَ: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّيْ﴾ [إبراهيم، ١٤: ٣٦] اَلْآيَةَ وَقَالَ عِيْسَى عليه السلام: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○﴾ [المائدة، ٥: ١١٨] فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللهُ ﷻ: يَا جِبْرِيْلُ، اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عليه السلام فَسَأَلَهُ، فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَا قَالَ، وَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ اللهُ: يَا جِبْرِيْلُ، اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قرآن کریم میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی: ’’اے میرے رب! ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے جو شخص میرا پیروکار ہو گا وہ میرے راستہ پر ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تُو اس کو بخشنے والا مہربان ہے۔‘‘ اور وہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے: ’’اے اللہ! اگر تو اُن کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تُو غالب اور حکمت والا ہے۔‘‘ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک بلند کیے اور فرمایا: اے اللہ! میری امت، میری امت، پھر آپ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے معلوم کرو حالانکہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے، کہ ان پر اس قدر گریہ کیوں طاری ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے معلوم کر کے اللہ تعالیٰ کو خبر دی، حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کی امت کی بخشش کے معاملہ میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَيْنَانِ لَا

...... والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٦٧، الرقم: ٨٨٩٤، وأبو عوانة في المسند، ١/١٣٧، الرقم: ٤١٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٨٣، الرقم: ٣٠٣۔

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب: ما جاء في فضل الحرس في ــــ

تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دو آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی: (ایک) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دے کر رات گزاری۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

٣. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تَرَى أَعْيُنُهُمُ النَّارَ: عَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَعَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَلَا بَأْسَ بِإِسْنَادِهِ.

”حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد کی آنکھیں دوزخ نہیں دیکھیں گی۔ ایک آنکھ وہ ہے جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیا، دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی خشیت سے روئی اور تیسری وہ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے باز رہی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے قابل اعتماد سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: أَخْرِجُوا مِنَ

.... سبيل الله، ٤/٩٢، الرقم: ١٦٣٩، والحاكم عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ في المستدرك، ٢/٩٢، الرقم: ٢٤٣٠، والطيالسی في المسند، ١/٣٢١، الرقم: ٢٤٤٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٢٢، الرقم: ١٤٤٧۔

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٤١٦، الرقم: ١٠٠٣، وأبو يعلى في المعجم، ١/١٨٦، الرقم: ٢١٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٥٩، الرقم: ١٩٢٣، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٩٣۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة جهنم، باب: ما جاء أن للنار نفسين، ٤/٧١٢، الرقم: ٢٥٩٤، والحاكم في المستدرك، ١/١٤١، الرقم: ٢٣٤، وقال الحاكم: صحيح الإسناد، ٥/٢٤٤، الرقم: ٨٠٨٤، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٠٠، الرقم: ٨٣٣، والبيهقي في كتاب الاعتقاد، ١/٢٠١۔

النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ فرمائے گا: دوزخ میں سے ہر ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا میرے خوف سے کہیں بھی مجھ سے ڈرا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے ذکر کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ، تھن میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گرد و غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

۶. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ثُمَّ تُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی آنکھ سے مکھی کے سر کے برابر خوفِ خداوندی کی وجہ سے آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر آ گریں گے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام فرما دے گا۔'' اسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب الغبار في سبيل الله، ٤/ ١٧١، الرقم: ١٦٣٣، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، ٦/١٢، الرقم: ٣١٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٠٥، الرقم: ١٠٥٦٧۔

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الحزن والبكاء، ٢/ ١٤٠٤، الرقم: ٤١٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٧، الرقم: ٩٧٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٦٦۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَo وَتَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَo﴾ [النجم، ٥٣: ٥٩، ٦٠] بَكَى أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى جَرَتْ دُمُوْعُهُمْ عَلَى خُدُوْدِهِمْ، فَلَمَّا سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَنِيْنَهُمْ بَكَى مَعَهُمْ، فَبَكَيْنَا بِبُكَائِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُصِرٌّ عَلَى مَعْصِيَةٍ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿پس کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو۔ اور تم ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو۔﴾ تو اہلِ صفہ اس قدر روئے کہ اُن کے آنسو اُن کے رخساروں پر بہہ پڑے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن کے رونے کی آواز سنی تو آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ رونے لگے اور آپ ﷺ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا اور نہ گناہ پر اصرار کرنے والا جنت میں داخل ہو گا۔ اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں بخشے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی، دیلمی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ فَبَكَى رَجُلٌ يَدَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ شَهِدَكُمُ الْيَوْمَ كُلُّ مُؤْمِنٍ عَلَيْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ كَأَمْثَالِ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي لَغُفِرَ لَهُمْ بِبُكَاءِ هَذَا الرَّجُلِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَبْكِي وَتَدْعُوْ لَهُ وَتَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ شَفِّعِ الْبَكَّائِيْنَ فِيْمَنْ لَمْ يَبْكِ.

٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٨٩، الرقم: ٧٩٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٤٧، الرقم: ٥٣٧٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١٤، الرقم: ٥٠٢٨، وابن أبي عاصم في الزهد، ١/١٧٨۔

٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٩٤، الرقم: ٨١٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١٦، الرقم: ٥٠٤٣، وابن حجر العسقلاني في الأصابة، ٦/٥٨٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ہیثم بن مالک ﷺ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا تو خطاب کے دوران آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا ہوا ایک شخص رو پڑا۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر آج تمہارے درمیان وہ تمام مومن موجود ہوتے جن کے گناہ پہاڑوں کے برابر ہیں تو انہیں اس ایک شخص کے رونے کی وجہ سے بخش دیا جاتا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ فرشتے بھی اس کے ساتھ رو رہے تھے اور دعا کر رہے تھے: اے اللہ! نہ رونے والوں کے حق میں رونے والوں کی شفاعت قبول فرما۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ.

’’حضرت مطرف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینہ اقدس اور اندروں جسد میں رونے کی وجہ سے ایسا جوش اور ابال محسوس ہوتا تھا جیسے کہ دیگِ جوشاں چولہے پر چڑھی ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَرْحٍ ﷺ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ تَبْكِيَانِ بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ وَتُشْفِقَانِ مِنْ خَشْيَتِكَ قَبْلَ أَنْ يَكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَالْأَضْرَاسُ جَمْرًا. رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ثابت بن سرح ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعوات مبارکہ میں سے ایک دعا مبارک یہ بھی تھی: ’’اے اللہ! مجھے ایسی دو آنکھیں عطا فرما جو زور سے برسنے والی ہوں اور

۹: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۳/۳۰، الرقم: ۷۵۳، والحاكم في المستدرك، ۱/۳۹٦، الرقم: ۹۷۱، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ۵٤۸۔

۱۰: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ۱٦۵، الرقم: ٤۸۰، وأحمد بن حنبل في الزهد: ۱۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/۱۹۷، وابن رجب الحنبلي في التخويف من النار، ۱/۱٤۸، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ۵۵۱۔

برستے آنسوؤں کے ساتھ روئیں اور تیرے عذاب وعتاب سے خوفزدہ ہوں، اس سے قبل کہ آنسو خون بن جائیں اور ڈاڑھیں انگارے (یعنی عذابِ نار میں مبتلا ہونے سے قبل اس عذاب کا ڈر اور خوف دل میں پیدا ہو جائے تاکہ آنکھیں آنسوؤں کے ذریعے اس آگ کو بجھا لیں اور اس کا ملاحظہ کرنے سے پہلے ہی اس کے بچاؤ کی تدبیر کر لیں)۔'' اس حدیث کو امام ابن المبارک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِمَ أَتَّقِي النَّارَ؟ قَالَ: بِدُمُوْعِ عَيْنَيْکَ فَإِنَّ عَيْنًا بَکَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ لَا تَمَسُّهَا النَّارُ أَبَدًا.

رَوَاهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دوزخ سے کیسے بچ سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعے، جو آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رو پڑی اسے کبھی (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی۔''

اس حدیث کو امام ابن رجب حنبلی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: کُلُّ عَيْنٍ بَاکِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ وَعَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَعَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْمُنْذِرِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس آنکھ کے علاوہ ہر آنکھ قیامت کے دن رو رہی ہو گی جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں (کو دیکھنے) سے جھکی رہی اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی اور (تیسری) وہ آنکھ جس سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر کے برابر آنسو بہہ نکلے۔'' اس حدیث کو امام ابو نعیم اور منذری نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه ابن رجب الحنبلي في التخويف من النار، ١/ ٤٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ١١٤، الرقم: ٥٠٣٠.

١٢: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/ ٢٣، ٢٩٢٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/ ٢٥٦، الرقم: ٤٧٥٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/ ٦٣، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/ ٤١٨، الرقم: ١٤٨.

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. إن عمر بن الخطاب ﷺ كان يمر بالآية في ورده فتخنقه فيبقى في البيت أياما يعاد يحسبو نه مريضا.

''حضرت عمر بن خطاب ﷺ کسی آیت کی تلاوت فرماتے تو آپ کی ہچکی بندھ جاتی اور کئی دن آپ گھر میں پڑے رہتے آپ کی عیادت کی جاتی لوگ آپ کو مریض گمان کرنے لگ جاتے۔''

٢. رأى عمر بن الخطاب ﷺ رجلًا طأطأ رقبته في الصلاة. فقال: يا صاحب الرقبة، ارفع رقبتک ليس الخشوع في الرقاب. إنما الخشوع في القلوب.

''حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں گردن کو ضرورت سے زیادہ جھکائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے گردن والے! اپنی گردن اٹھاؤ، خشوع گردنوں میں نہیں بلکہ دلوں میں ہوتا ہے۔''

٣. كان علي بن أبي طالب ﷺ يصلي ليله ولا يهجع إلا يسيراً، ويقبض على لحيته، ويتململ تململ السليم، ويبكي بكاء.

''حضرت علی بن ابی طالب ﷺ رات بھر نماز ادا فرماتے۔ بہت تھوڑا سا ستاتے، اپنی ریش مبارک کو پکڑ لیتے اور بیمار شخص کی طرح لوٹ پوٹ ہوتے اور انتہائی غمگین آدمی کی طرح روتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔''

٤. قال أبو الدرداء ﷺ: لو تعلمون ما ترون بعد الموت ما أكلتم طعاما بشهوة ولا شربتم شرابا على شهوة ولا دخلتم بيتا تستظلون فيه ولحرصتم على الصعيد تضربون صدوركم وتبكون على أنفسكم ولوددت أني شجرة

١: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٦۔

٢: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ١/٣٨٩۔

٣: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٣٤۔

٤: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٠١۔

تعضد ثم تؤكل.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم دیکھ لو جو کچھ تم موت کے بعد دیکھو گے تو تم کبھی بھی شہوت کے ساتھ نہ کھاؤ اور نہ ہی شہوت کے ساتھ پیو اور نہ ہی کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں تم دھوپ سے بچ سکو۔ اور تم یقیناً مٹی کے لئے حریص ہو جاتے، اپنے سینوں کو مارتے اور اپنے آپ پر روتے۔ کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا اور پھر کھا لیا جاتا۔''

٥. قال أبي بن كعب رضي الله عنه: عليكم بالسبيل والسنة، فإنه ما على الأرض من عبد على السبيل والسنة ذكر الله ففاضت عيناه من خشية ربه فيعذبه الله أبدا.

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر شریعت اور سنت لازم ہے پس اس دنیا میں جو بھی شخص شریعت اور سنت پر رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی بھی عذاب نہیں دے گا۔''

٦. قال أبو موسى الأشعري رضي الله عنه: يا أيها الناس، ابكوا فإن لم تبكوا فتباكوا فإن أهل النار يبكون الدموع حتى تنقطع ثم يبكون الدماء حتى لو أرسلت فيها السفن لجرت.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! رویا کرو، پس اگر تمہیں رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسی صورت ہی بنا لو، کیونکہ اہل دوزخ خون کے آنسو روئیں گے یہاں تک کہ وہ آنسو ختم ہو جائیں گے، پھر خون کے آنسو روئیں گے۔ یہاں تک اگر ان کے آنسو میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو وہ چل پڑیں۔''

www.MinhajBooks.com

٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٢٤، الرقم: ٣٥٥٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند: ١٩٧، وابن المبارك في الزهد: ٤٥٤، وأبو يوسف في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٧٢۔

٦: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٩٢۔

۷. قال حذيفة ﷛: بحسب المرء من العلم أن يخشى الله ﷻ، وبحسبه من الكذب أن يقول: أستغفر الله، ثم يعود.

’’حضرت حذیفہ ﷛ نے فرمایا: آدمی کو علم کی اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھتا ہو اور آدمی کو جھوٹ کی اتنی بات کافی ہے کہ وہ ’’استغفر اللہ‘‘ کہہ کر پھر لوٹ آئے (یعنی جس گناہ سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کی اسے دوبارہ کرنا شروع کر دے)۔‘‘

۸. قال الفُضَيل رَحِمَهُ الله: طُوبى لمن استوحش من الناس، وأنس بربه، وبكى على خطيئته.

’’حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ الله نے فرمایا: مبارکباد ہو اس شخص کو جسے لوگوں سے وحشت اور اپنے مولیٰ سے اُنس ہو اور جو اپنے گناہوں پر آنسو بہانے والا ہو۔‘‘

۹. قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ رَحِمَهُ الله: خَمْسٌ مِنْ عَلَامَاتِ الشَّقَاءِ: الْقَسْوَةُ فِي الْقَلْبِ، وَجُمُوْدُ الْعَيْنِ، وَقِلَّةُ الْحَيَاءِ، وَالرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا، وَطُوْلُ الْأَمَلِ.

’’حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ الله نے فرمایا: پانچ چیزیں بدبختی کی علامتوں میں سے ہیں: دل کی سختی، آنکھ کا آنسو نہ بہانا، قلّتِ حیاء، دنیا کی چاہت، لمبی امید۔‘‘

۱۰. قال الفضيل بن عياض رَحِمَهُ الله: كان يكره أن يُري الرجل من الخشوع أكثر مما في قلبه.

’’حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ الله نے فرمایا: یہ چیز مکروہ سمجھی جاتی تھی کہ انسان اس سے زیادہ

۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۱۳۹، الرقم: ۳٤۷۹۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۲۸۱، وأبو خيثمة في كتاب العلم: ۹، الرقم: ۱٤۔

۸: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ۱٤۔

۹: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٦/۱٤۸، الرقم: ۷۷٤۷، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤۸/٤۱٦۔

۱۰: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ۱/۳۸۹۔

خشوع ظاہر کرے جتنا اس کے دل میں ہے۔‘‘

١١. قال الجنيد رَحِمَهُ الله: الخشوع تذلل القلوب لعلام الغيوب.

’’حضرت جنید بغدادی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: دلوں کا علام الغیوب (یعنی چھپے ہوئے رازوں کو جاننے والے) کے لئے جھک جانا خشوع ہے۔‘‘

١٢. قال السّري رَحِمَهُ الله: أحسنُ الأشياءِ خمسةٌ: البُكاءُ عَلَى الذُّنوب، وإصْلاحُ العُيُوبِ، وطاعةُ عَلاّمِ الغيوبِ، وجَلاءُ الرَّيْنِ منَ القلوب، وألَّا تكونَ لِكلِّ ما تَهْوَى رَكوبُ.

’’حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: حسین ترین چیزیں پانچ ہیں: گناہوں پر رونا، گناہوں کی اصلاح کرنا، غیب جاننے والے (یعنی اللہ تعالیٰ) کی اطاعت کرنا، دلوں کے زنگ کو دور کرنا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والا نہ ہونا۔‘‘

١٣. قال السري السقطي رَحِمَهُ الله: وَدِدْتُ أنّ حزنَ كلِّ الناسِ أُلْقِيَ عَلَيَّ.

’’حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں کا غم مجھ پر ڈال دیا جائے۔‘‘

١٤. قال سفيان بن عيينة رَحِمَهُ الله: لو أن محزوناً بَكَى في أمَّة لرَحِمَ اللهُ تعالى تلك الأمَّة بِبُكَائِهِ.

’’حضرت سفیان بن عیینہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: اگر کسی امت میں کوئی بھی غمزدہ روئے تو اللہ تعالیٰ اس کے رونے کی وجہ سے اس امت پر رحم فرماتا ہے۔‘‘

١٥. قال عَمْرو: إذا كان أنين العبد إلى رَبِّه ﷻ فليس بشكوى ولا جَزَع.

١١: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ١/٣٨٨۔

١٢: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٥٤۔

١٣: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٣٩۔

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٣٩۔

١٥: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٠٣۔

”حضرت عمرو بن عثمان مکی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جب بندے کی گریہ زاری اپنے رب کی طرف ہو تو یہ نہ تو شکوہ ہے اور نہ ہی گھبراہٹ اور مایوسی ہے۔“

١٦. عن الإمام القشيري رَحِمَهُ الله قال: سئل بعضهم: بِماذَا يُسْتَدَلُّ عَلَى حزنِ الرجلِ؟ فَأَجَابَ: بِكَثْرَةِ أَنِينِهِ.

”امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ ایک صوفی سے پوچھا گیا کہ کسی کے غم کا کیسے پتہ چل سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا: اس کے کثرت سے آہ وزاری کرنے سے۔“

١٧. قال عبد الله بن عيسى رَحِمَهُ الله: كان في وجه عمر بن الخطاب رضي الله عنه خطان أسودان من البكاء.

”حضرت عبد اللہ بن عیسیٰ رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضي الله عنه کے چہرہ پر کثرتِ گریہ و بکا کی وجہ سے دو سیاہ خط پڑ گئے تھے۔“

١٨. قال أبو عبد الله الجسري رَحِمَهُ الله: أن رجلا انطلق إلى أبي الدرداء رضي الله عنه فسلم عليه فقال: أوصني فإني غاز فقال له: اتق الله كأنك تراه حتى تلقاه وعد نفسك في الأموات ولا تعدها في الأحياء وإياك ودعوة المظلوم.

”حضرت عبد اللہ جسری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو درداء رضي الله عنه کے پاس گیا، انہیں سلام کیا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیں کیونکہ میں غزوہ کے لیے جا رہا ہوں تو آپ نے اسے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو یہاں تک کہ تم اس سے جا ملو، اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور خود کو زندوں میں شمار نہ کرو، اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو۔“

www.MinhajBooks.com

١٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٣٩۔

١٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥١، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٢٥٣، الرقم: ٣١٨، في الزهد: ١٧٨، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٢٨٦۔

١٨: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٢٠٧۔

١٩. قال عمران بن حصين رَحِمَهُ الله: لو ددت أني كنت رمادا تسفيني الريح في يوم عاصف خبيث.

’’حضرت عمران بن حصین رَحِمَهُ الله نے فرمایا: کاش میں راکھ ہوتا کہ ہوا مجھے شدید آندھی والے دن اڑاتی پھرتی۔‘‘

٢٠. قال ابن قيم الجوزية: قيل الخشوع خمود نيران الشهوة، وسكون دخان الصدور، وإشراق نور التعظيم في القلب.

’’علامہ ابن قیم جوزیہ بیان کرتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ خشوع شہوت کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور سینوں سے اٹھنے والے دھوؤں کو مٹاتا ہے اور دل میں نورِ تعظیم کو روشن کرتا ہے۔‘‘

www.MinhajBooks.com

١٩: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ١٠٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٥/٤٨٢۔

٢٠: ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ١/٣٨٨۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

﴿توبہ اور استغفار کی فضیلت﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ قف وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللهُ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ○ (آل عمران، ۳: ۱۳۵)

”اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے، اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اصرار بھی نہیں کرتے○“

٢. اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْمُنْفِقِيْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ○ (آل عمران، ۳: ۱۷)

”(یہ لوگ) صبر کرنے والے ہیں اور قول و عمل میں سچائی والے ہیں اور ادب و اطاعت میں جھکنے والے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں اور رات کے پچھلے پہر (اٹھ کر) اللہ سے معافی مانگنے والے ہیں○“

٣. وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا○ (النساء، ٤: ٦٤)

”اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے○“

٤. وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ (الأنفال، ٨: ٣٣)

’’اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں○‘‘

٥. وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ. (هود، ١١: ٣)

’’اور یہ کہ تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو پھر تم اس کے حضور (صدقِ دل سے) توبہ کرو وہ تمہیں وقت معین تک اچھی متاع سے لطف اندوز رکھے گا اور ہر فضیلت والے کو اس کی فضیلت کی جزا دے گا (یعنی اس کے اعمال و ریاضت کی کثرت کے مطابق اجر و درجات عطا فرمائے گا)۔‘‘

٦. وَ يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ○ (هود، ١١: ٥٢)

’’اور اے لوگو! تم اپنے رب سے (گناہوں کی) بخشش مانگو پھر اس کی جناب میں (صدقِ دل سے) رجوع کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلادھار بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت پر قوت بڑھائے گا اور تم مجرم بنتے ہوئے اس سے روگردانی نہ کرنا○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم، ٣/ ١٢٨٠، الرقم: ٣٢٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، ٤/ ٢١١٩، الرقم: ٢٧٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الديات، باب: هل لقاتل مؤمن توبة، ٢/ ٨٧٥، الرقم: ٢٦٢٢۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ: قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں سے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے اور پھر مسئلہ پوچھنے نکلا تھا (کہ اس کی توبہ قبول ہوسکتی یا نہیں)۔ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: کیا (اس گناہ سے) توبہ کی کوئی صورت ممکن ہے؟ راہب نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا۔ پھر اس نے ایک اور شخص سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ تم فلاں بستی (میں جہاں نیک لوگ رہتے ہیں) جاؤ (ان کے ساتھ مل کر توبہ کرو۔) وہ اس بستی کی طرف روانہ ہوا لیکن ابھی نصف راستے میں بھی نہیں پہنچا تھا کہ اس کی موت واقع ہوگئی۔ رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہونے لگا کہ کون اس کی روح لے جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے کے لئے جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش کے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: اب دونوں کا فاصلہ دیکھو (جس طرف کا فاصلہ کم ہو اسے اس بستی کے رہنے والوں کے حساب میں ڈال دو) اور جب فاصلہ ناپا گیا تو اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) ایک بالشت نعش سے زیادہ قریب پایا اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: التوبة، ۵/ ۲۳۲۴، الرقم: ۵۹۴۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في الحض على التوبة والفرح بها، ۴/ ۲۱۰۴، الرقم: ۲۷۴۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۲۸۳، الرقم: ۱۸۵۱۵، وأبو يعلى في المسند، ۳/ ۲۵۷، الرقم: ۱۷۰۴۔

شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ، فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ. قُلْنَا: شَدِيْدًا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا وَاللهِ، لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس شخص کی خوشی کے متعلق کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی کسی سنسان جنگل میں اپنی نکیل کی رسی کھینچتی ہوئی نکل جائے، جس سرزمین میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ہو اور اس اونٹنی پر اس کے کھانے پینے کی چیزیں لدی ہوں، وہ شخص اس اونٹنی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے، پھر وہ اونٹنی ایک درخت کے تنے کے پاس سے گزرے اور اس کی نکیل اس تنے میں اٹک جائے اور اس شخص کو وہ اونٹنی اس تنے میں اٹکی ہوئی مل جائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ بہت خوش ہو گا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سنو! بخدا، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص کی سواری کے (ملنے کی) بہ نسبت زیادہ خوشی ہوتی ہے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب سے سورج طلوع ہونے (یعنی آثارِ قیامت نمودار ہونے) سے پہلے پہلے توبہ کر لے گا، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: استحباب الاستغفار والاستكثار منه، ٤/٢٠٧٦، الرقم: ٢٧٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٤٤، الرقم: ١١١٧٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٩٦، الرقم: ٦٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٥، الرقم: ٩١١٩۔

٤. رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی الله عنه عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (گناہ پر) نادم ہونا ہی توبہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر انسان خطا کار ہے اور بہترین خطا کار، توبہ کرنے والے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ، إِذَا أَذْنَبَ،

٤: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/٩٨، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/١٤٢٠، الرقم: ٤٢٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٧٧، الرقم: ٦١٢۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٤٩، ٤/٦٥٩، الرقم: ٢٤٩٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/١٤٢٠، الرقم: ٤٢٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٦٢، الرقم: ٣٤٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٩٨، الرقم: ١٣٠٧٢، وأبو يعلى في المسند، ٥/٣٠١، الرقم: ٢٩٢٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٧٢، الرقم: ٧٦١٧۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة ويل للمطففين، ٥/٤٣٤، الرقم: ٣٣٣٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الذنوب، ٢/١٤١٨، الرقم: ٤٢٤٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ١١٠، الرقم: ١٠٢٥١، ١١٦٥٨، وفي عمل اليوم والليلة، ١/٣١٧، الرقم: ٤١٨، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٦٢، الرقم: ٣٩٠٨۔

كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ. فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ. فَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَغْلَفَ قَلْبُهُ. فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ [المطففين، ٨٣: ١٤].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان بن جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے اور (گناہ سے) ہٹ جائے اور استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ (لیکن) اگر وہ ڈٹا رہے اور زیادہ (گناہ) کرے تو یہ نشان بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے (پورے) دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور یہی وہ ”رَان“ (زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرمایا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ ”(ایسا) ہرگز نہیں بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان اعمالِ (بد) کا زنگ چڑھ گیا ہے جو وہ کمایا کرتے تھے (اس لیے آیتیں ان کے دل پر اثر نہیں کرتیں)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن جبکہ حاکم نے کہ صحیح کہا ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥/٥٤٧، االرقم: ٣٥٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/١٤٢٠، الرقم: ٤٢٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٧٣، الرقم: ٣٥٠٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٣، الرقم:٦٤٠٨، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٨٦، الرقم: ٧٦٥٩۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک روح اس کے حلق میں پہنچ کر غرغر نہیں کرتی (یعنی جب تک وہ حالتِ نزع میں مبتلا نہیں ہوتا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن جبکہ حاکم نے کہ صحیح کہا ہے۔

٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گناہ سے (سچی) توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور ہیثمی نے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ١٤١٩/٢، الرقم: ٤٢٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٥٠/١٠، الرقم: ١٠٢٨١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٥٤/١٠، وفي شعب الإيمان عن ابن عباس، ٤٣٦/٥، الرقم: ٧١٧٨، وابن الجعد في المسند، ٢٦٦/١، الرقم: ١٧٥٦۔

٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٨٥/٢، الرقم: ١٥١٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستغفار، ١٢٥٤/٢، الرقم: ٣٨١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٤٨/١، الرقم: ٢٢٣٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٨١/١٠، الرقم: ١٠٦٦٥، والحاكم في المستدرك، ٢٩١/٤، الرقم: ٧٦٧٧۔

پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کے وہم و خیال میں بھی نہ ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم گنا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مجلس کے اندر سو مرتبہ کہا کرتے۔ اے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الضُّحَى ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ حَتَّى قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز چاشت ادا فرمائی، پھر سو مرتبہ فرمایا: ’’اے اللہ میری مغفرت فرما، میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے‘‘۔ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ وَنَحْنُ

۱۰: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ۲/۸۵، الرقم: ۱۵۱٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستغفار، ۲/۱۲۵۳، الرقم: ۳۸۱٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۵۷، الرقم: ۲۹٤٤۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۱، الرقم: ٤۷۲٦۔

۱۱: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/۳۲، الرقم: ۹۹۳۵، والبخاري في الأدب المفرد: ۲۱۷، الرقم: ٦۱۹، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ۵۵۳۔

۱۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۱۷۲، الرقم: ۳۵۰۷۵، والنسائي في السنن۔

جُلُوْسٌ فَقَالَ: مَا أَصْبَحْتُ غَدَاةً قَطُّ إِلَّا اسْتَغْفَرْتُ اللهَ فِيْهَا مِائَةَ مَرَّةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت سعید بن ابی بردہ اپنی سند کے ساتھ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں رسول اکرم ﷺ تشریف لائے درانحالیکہ ہم سبھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی صبح طلوع نہیں ہوتی مگر میں اس میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِکَ يَا رَبِّ، لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَکَ مَادَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ. قَالَ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان نے (بارگاہِ الٰہی میں) کہا: (اے اللہ!) مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں باقی رہیں گی، گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں بخشتا رہوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلْقُلُوْبِ صَدَأً

--------- الکبری، ۶/ ۱۱۵، الرقم: ۱۰۲۷۵، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۱۹۶، الرقم: ۵۵۸، والطبراني في الدعاء: ۵۱۰، الرقم: ۱۸۰۹۔

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۲۹، الرقم: ۱۱۲۵۵، ۱۱۷۴۷، وأبو يعلی في المسند، ۲/ ۵۳۰، الرقم: ۱۳۹۹، والحاکم في المستدرک، ۴/ ۲۹۰، الرقم: ۷۶۷۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/ ۱۹۹، الرقم: ۴۵۵۹۔

۱۴: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۱/ ۳۰۷، الرقم: ۵۰۹، وفي المعجم الأوسط، —

كَصَدَإِ الْحَدِيْدِ وَجَلَاؤُهَا الْاِسْتِغْفَارُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوہے کی طرح دلوں کا بھی ایک زنگ ہے اور اس کا پالش استغفار ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے اپنی اپنی سند سے روایت کیا ہے۔

۱۵. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، سَبْعَةٌ مُغْلَقَةٌ وَبَابٌ مَفْتُوْحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت (عبد اللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لئے اس وقت تک کھلا ہے جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہوتا۔‘‘

اسے ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۶. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَإِذَا أَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو نیکی کریں تو خوش ہوں اور خطا کر بیٹھیں تو استغفار کریں۔‘‘

--------- ۷۴/۷، الرقم: ۶۸۹۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۴۱/۱، الرقم: ۶۴۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳۱۰/۲، الرقم: ۲۵۰۷، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۲۰۷/۱۰۔

۱۵: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۸/ ۴۲۹، الرقم: ۵۰۱۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/ ۲۵۴، الرقم: ۱۰۴۷۹، والحاكم في المستدرك، ۴/ ۲۹۰، الرقم: ۷۶۷۱۔

۱۶: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ۶۸۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قال عمر ﷺ: جالسوا التوّابين فإنهم أرقّ شيء أفئدة.

”حضرت عمر ﷺ نے بیان فرمایا: کثرت سے توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو کیونکہ ان کے دل نہایت ہی نرم ہوتے ہیں۔“

٢. قال عمر ﷺ: حاسبوا أنفسكم قبل أن تحاسبوا وزنوا أنفسكم قبل أن توزنوا.

”حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور اپنے نفسوں کو تولو (یعنی تزکیہ کرو) قبل اس کے کہ تمہیں تولا (یعنی جواب دہی کے لیے طلب کیا) جائے۔“

٣. قال أبو هريرة: ما جلست إلى أحد أكثر استغفارا من رسول الله ﷺ.

”حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے بڑھ کر استغفار کرنے والے کسی شخص کے پاس نہیں بیٹھا۔“

٤. قال أبو ذر ﷺ: هل ترى الناس ما أكثرهم ما فيهم خير إلا تقي أو تائب.

”حضرت ابو ذر ﷺ نے فرمایا: گناہوں سے توبہ کرنے والا اور متقی انسان لوگوں میں سے بہترین افراد ہیں۔“

٥. قال الإمام جعفر الصادق ﷺ: من استبطأ رزقه، فليكثر من الاستغفار.

”حضرت امام جعفر صادق ﷺ نے فرمایا: جس کا رزق تنگ ہو اسے کثرت سے استغفار

١: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٧۔

٢: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ١٧٧۔

٣: أخرجه الإمام أحمد بن حنبل في الزهد: ٦٧۔

٤: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٦٤۔

٥: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٥١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

کرنا چاہیے۔‘‘

٦. قال ذو النون المصري رَحِمَهُ اللهُ: حقيقة التوبة أن تضيق عليک الأرض بما رحُبتْ حتى لا يكون لک قرار، ثم تضيق عليک نفسک.

’’حضرت ذوالنون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے تمہارے لئے اس قدر تنگ معلوم ہو کہ تمہیں قرار حاصل نہ ہو بلکہ تمہارا نفس بھی تمہارے لئے تنگ ہو جائے۔‘‘

٧. قال ذو النون المصري رَحِمَهُ الله: الاستغفار من غير إقلاع هو توبة الكاذبين.

’’حضرت ذوالنون مصری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: گناہ سے باز آئے بغیر توبہ کرنا کذاب لوگوں کی توبہ ہے۔‘‘

٨. سُئِلَ ذو النّون المصري عن التوبة، فقال: توبة العوام من الذنوب، وتوبة الخواص من الغفلة.

’’حضرت ذوالنون مصری رَحِمَهُ الله سے توبہ کی نسبت پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: عوام کی توبہ گناہوں سے ہوتی ہے اور خواص کی غفلت سے۔‘‘

٩. أوحى الله ﷻ إلى داود عليه السلام: لو يعلم المُدْبِرُوْنَ عنّي كيف انتظاري لهم ورفقي بهم وشوقي إلى تركِ مَعَاصِيهِمْ لماتوا شوقاً إليّ، وانقطعت أوصالهم من محبّتي، يا داود، هذه إرادتي في المُدْبِرِيْنَ عنّي، فكيف إرادتي في مُقْبِلِيْنَ إليّ؟

٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٦۔

٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٥۔

٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٥۔

٩: أخرجه القشيري في الرسالة: ٣٣٢۔

”اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اگر وہ لوگ جو مجھ سے منہ موڑ لیتے ہیں، یہ جان لیں کہ میں ان کا کیسے انتظار کر رہا ہوں اور ان پر کیسے مہربانی کرنے والا ہوں اور ان کے معصیت کاریوں کو ترک کرنے کو کتنا پسند کرتا ہوں تو وہ میرے شوق میں مر جائیں اور ان کے جوڑ میری محبت کی وجہ سے منقطع ہو جائیں۔ اے داؤد! یہ میرا ارادہ ان لوگوں کے متعلق ہے جو مجھ سے منہ موڑتے ہیں پس جو لوگ میری طرف آتے ہیں ان کے ساتھ میرا ارادہ کیا ہوگا؟“

۱۰. قال يحيى بن معاذ رَحِمَهُ الله: زلة واحد بعد التوبة أقبح من سبعين قبلها.

”حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: توبہ کے بعد کی لغزش توبہ سے پہلے کی ستر لغزشوں سے بدتر ہے۔“

۱۱. قال محمد الزقاق رَحِمَهُ الله: سألت أبا علي الروذباري عن التوبة، فقال: الاعتراف، والندم، والإقلاع.

”محمد زقاق رَحِمَهُ الله نے فرمایا کہ میں نے ابو علی روذباری رَحِمَهُ الله سے توبہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: (گناہوں کا) اعتراف، ندامت اور (گناہوں کا) ترک کرنا (توبہ ہے)۔“

۱۲. قال مطرف بن عبد الله رضي الله عنه: اللّٰهم ارض عنا، فإن لم ترض فاعف فإن المولى قد يعفو عن عبده، وهو غير راض عنه.

”حضرت مطرف بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله (اللہ کے حضور دعا کرتے ہوئے عرض کرتے): اے اللہ! ہم سے راضی ہو جا اگر تو راضی نہ ہو تو معاف فرما کیونکہ کبھی مالک راضی نہ ہونے کے باوجود اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے۔“

۱۳. قال أبو الحسن الشاذلي رَحِمَهُ الله: عليك بالاستغفار وإن لم يكن

۱۰: أخرجه القشيري في الرسالة: ۹۶۔

۱۱: **أخرجه السّلمي** في طبقات الصّوفية: ۳۵۷۔

۱۲: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۵۳۔

۱۳: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ۳۰۱۔

هناك ذنب، واعتبر باستغفار النبي ﷺ بعد البشارة واليقين بمغفرة ما تقدم من ذنبه، وما تأخر. هذا في معصوم لم يقترف ذنباً قط وتقدس عن ذلك فما ظنك بمن لا يخلو عن العيب، والذنب في وقت من الأوقات.

”شیخ ابو الحسن شاذلی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: استغفار لازم کرو اگرچہ کوئی گناہ نہ ہو اور حضور نبی اکرم ﷺ کے استغفار سے عبرت حاصل کرو جبکہ آپ کو آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہوں کی بخشش کی بشارت اور یقین حاصل تھا اور یہ اس عظیم معصوم کا معاملہ ہے جن میں کسی گناہ کا کبھی تصور تک نہیں اور اس سے ہمیشہ پاک ہیں تو اس کے متعلق تیرا کیا گمان ہے جو کسی وقت بھی عیب اور گناہ سے خالی نہیں۔“

١٤. سُئل البوشنجي رَحِمَهُ الله عن التوبة، فقال: إذا ذكرت الذنب، ثم لم تجد حلاوته عند ذكره فهو التّوبة.

”شیخ بوشنجی رَحِمَهُ الله سے کسی نے توبہ کی نسبت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: جب تو گناہ کا ذکر کرے اور تجھے اس کے ذکر سے اس کی مٹھاس محسوس نہ ہو تو یہی توبہ ہے۔“

١٥. قال إبراهيم الأطروش رَحِمَهُ الله: كنا قعوداً ببغداد، مع معروف الكرخي رَحِمَهُ الله، على نهر الدجلة، إذ مر بنا قوم أحداث في زورق، يضربون بالدف ويشربون، ويلعبون، فقلنا لمعروف: ألا تراهم كيف يعصون الله تعالى مجاهرين؟ أدع الله عليهم. فرفع يده وقال: إلهي كما فرحتهم في الدنيا ففرحهم في الآخرة. فقلنا: إنما سألناك أن تدعو عليهم، فقال: إذا فرحهم في الآخرة تاب عليهم.

”حضرت ابراہیم الاطروش رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ہم بغداد میں حضرت معروف کرخی رَحِمَهُ الله کے ساتھ دریائے دجلہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کشتی میں نوعمروں کی ایک ٹولی دف بجاتے، شراب پیتے اور

١٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٦-

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٣٧

کھیلتے ہوئے گزری۔ ہم نے حضرت معروف کرخی رَحِمَهُ الله سے کہا کہ آپ انہیں دیکھ رہے ہیں یہ لوگ علی الاعلان خدا کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ ان کے لئے بددعا کیجئے۔ یہ سن کر حضرت معروف کرخی رَحِمَهُ الله نے ہاتھ اٹھا کر کہا: خدایا! جس طرح تو نے انہیں دنیا میں خوش کر رکھا ہے آخرت میں بھی خوش رکھنا۔ لوگوں نے کہا: ہم نے آپ کو بددعا کرنے کو کہا تھا (اور آپ نے ان کے حق میں دعا فرمادی)؟ آپ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جب اللہ ان کو آخرت میں خوش رکھے گا تو (دنیا میں) ان کی توبہ بھی قبول فرمائے گا۔''

١٦. قال النوري رَحِمَهُ الله: التوبة أن تتوب من كل شيء سوى الله ﷻ.

''شیخ نوری نے فرمایا: توبہ یہ ہے کہ تو اللہ کے سوا ہر چیز سے توبہ کرے (یعنی رجوع کرے)۔''

١٧. قال عبد الله التميمي رَحِمَهُ الله: شتان ما بين تائب يتوب من الزلات، وتائب يتوب من الغفلات، وتائب يتوب من رؤية الحسنات.

''شیخ عبد اللہ بن علی تمیمی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: ان تین شخصوں کی توبہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے: ایک وہ جو اپنی لغزشوں سے توبہ کرتا ہے، دوسرا وہ جو اپنی غفلتوں سے توبہ کرتا ہے اور تیسرا وہ جو اپنی نیکیوں کو دیکھنے سے توبہ کرتا ہے۔''

١٨. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ الله: قال بعضهم: توبة الكذابين على أطراف ألسنتهم، يعني أنهم يقتصرون على قولهم: أستغفر الله.

''امام قشیری رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ کسی صوفی کا قول ہے کہ کذابین کی توبہ، ان کی زبان کی نوک پر ہوتی ہے، ان کی مراد استغفر اللہ کہنے سے ہے (یعنی وہ زبان سے توبہ یا اِستغفار کہتے رہتے ہیں مگر دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا)۔''

١٩. قال الإمام القشيري رَحِمَهُ الله: قال رجل لرابعة العدوية: إني قد أكثرت

١٦: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٥۔

١٧: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٥۔

١٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٦۔

١٩: أخرجه القشيري في الرسالة: ٩٦

من الذنوب والمعاصي، فلو تبت هل يتوب الله عليّ؟ فقالت: لا، بل لو تاب عليك لتبت.

’’امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت رابعہ بصری رحمہا اللہ سے کہا: میں نے بہت سے گناہ اور معاصی کئے ہیں۔ اب اگر میں توبہ کروں تو کیا اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے گا؟ انہوں نے فرمایا: اصل معاملہ یوں نہیں، اصل بات یہ ہے کہ (پہلے) خدا تجھے معاف کر دے گا تو تب ہی تو توبہ کرے گا۔‘‘

www.MinhajBooks.com